

اَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا يَأْتِي بَعْدِي
(ارشاد نبوی)

عقیدہ ختم نبوت

دور

فتنہ قادیانیت

مُؤَلَّفَہ
محمد عثمان خان الوری

ناشر

مکتبہ مدنیہ، بادشاہی روڈ، مسجد اقصیٰ کراچی ۵۲

پلنے کا پتہ

اسلامی کتب خانہ جامع مسجد علامہ

بنوری ٹاؤن کراچی ۵

أَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي هـ (ارشاد نبوی)

عَقِيدَةُ خَتَمِ نَبَوِّتٍ

اور

فَتْحُ قَادِيَانِيَّتٍ

مُرتبہ

محمد عثمان الوری

ناشر

مکتبہ مدنیہ بادشاہی روڈ مسجد اقصی کراچی ۵۳

ملنے کا پتہ

اسلامی کتب خانہ جامع مسجد علامہ نبوری ٹاؤن کراچی ۵۲

۸۱۵۰

مطبوعہ المنحرف پرنٹرز

شہیدانِ ختمِ نبوتؐ سا ہیرا

بزرگانِ شورش کا شمشیر

قادیوں کے زلجراہوں کو نیلا بنائے گا
 غمِ شہرِ اسلام کا ڈھکا ہوا ہوائے گا
 صدمتِ حالات کے حیرانہ آہیں
 دہریہ ساز و قیاس کا بھٹکا جانے گا
 کھڑے ہوں گا غولہ کوئین کے ہوس پر
 سرکھٹے جسے ہی نہیں یہ بھی کٹا جائے گا
 مانتا ہوں الہِ دروہ کے سب سے بڑے گم
 کافرانِ دینِ ختم کو بھٹکا جائے گا
 گرفت ہے نعرہٴ تکبیر ہر میدان میں
 ایشیائی بس کہ بہت کو بھٹکا جائے گا
 مسندِ سرِ ائم کے داروں کو بے خطر
 کھینچ کر ہر قسم کی روک ٹوک پہ لایا جائے گا
 عرشِ کوئین میں غلبہٴ دلِ دہریہ کا نام
 استقامت کے حرفِ نون کو بھٹکا جائے گا
 دار کے تختہ پہ کھینچا وہ کہ میں دہریہ
 جھٹک کے پہلے رہو کہ انما یا باریکا
 تاروانی ایسی پاکستان میں یا مصعب
 رازِ کیا ہے ایک دنیا کو بھٹکا جائے گا
 سر زمینِ پاک میں سہ ماہی داری کا جود
 اب شانِ ہی پڑا ہے ترشا بھٹکا جائے گا

طاہر احمد چیز کیا ہے کچھ ہی گہنی کا چش

بارتہ اداس کی زمانہ کو دکھایا جائے گا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

افتتاحیہ

حمد و نصلی علی رسولہ الکریم

اللہ تعالیٰ نے دین اسلام کو خاتم النبیین سید المرسلین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر مکمل فرما کر احسان عظیم فرمایا ہے۔ اسی طرح آپ کی ذات اقدس پر ختم نبوت کو ختم فرما کر خاتم النبیین کا خصوصی اعزاز عطا فرمایا ہے۔ اسی لئے یہ متفقہ فیصلہ ہے کہ نہ آئندہ کوئی نیا دین ہوگا اور نہ ہی کسی قسم کا کوئی نیا نبی۔ لہذا ملت اسلامیہ کا اس بات پر اجماع ہے کہ دین اسلام ہی اللہ تعالیٰ کا آخری پسندیدہ دین ہے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں۔ چونکہ دونوں باتیں لازم و ملزوم ہیں اس لئے اب آئندہ دنیا میں کوئی اور مذہب یا نیا نبی مرتبہ کسی طرح بھی قابل قبول نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام میں یہ سلا اجماع منکر ہے ختم نبوت کے فلسفے کے لئے ہوا۔ آج ہر وہ صدیق گزرتا ہے کہ کجی مسلمانوں کے علاوہ دوسرے تمام اہل مذاہب بھی کسی نبی کی آمد کو تسلیم نہیں کرتے وہ بھی حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی آخری نبی تسلیم کرتے ہیں۔ یہ مسئلہ قرآن و سنت اور اجماع امت میں ہمیشہ متفق علیہ رہا ہے۔ مگر ہندوستان میں انگریزی سامراج نے مسلمانوں میں فتنہ اور فساد پیدا کرنے اور اپنی گرفت مضبوط کرنے کے لئے قادیان پنجاب سے مرزا غلام قادیان شخص کو استعمال کر کے اس خود کاشتہ نبی سے خود ساختہ مرزائی مذہب ایجاد کر لیا جس کے بعد بچ گئی دعوے عجیب و غریب قسم کے کئے اور لوگوں کو اپنی جعلی نبوت کی جانب متوجہ کر جس سے صرف چند گمراہ ذہن سادہ لوح دیہاتی اور چند سازشی لوگ یا انگریزی سرکار کے گمراہ تھے ہی اس کے حلقے میں شامل ہو سکے۔ ہندو پاک کے ممانہ اس کا پیہ اور نقاب کیا اور اس کی جعلی ہندو نبوت سے لوگوں کو آثر کیا۔

سالوں میں عوام اور خواص کو ان کی حقیقت معلوم ہونے پر اسلامی اور قانونی عدالتوں میں اس کو کافر اور مرتد قرار دے دیا گیا۔ اور قیام پاکستان کے بعد ۱۹۴۷ء اور ۱۹۴۸ء کی اسلامی تحریکوں میں عوام نے انہیں ہر طرح مسترد کرتے ہوئے انہیں اسمبلی میں کافر قرار دلا کر وفاقی شرعی عدالت کی توثیق سے کیفر کردار تک پہنچا کر اقلیت اور عذار قرار دلا کر ہی اظہارِ اطمینان حاصل کیا۔ جب برصغیر میں یہ گروہ بے نقاب ہو گیا تو انہوں نے یوڈپ لہر کے افریقہ جرمنی، برطانیہ، فرانس، کنیڈا وغیرہ ملز پر ہجو و ہاں مظلوم بن کر سیاہی پناہ کی بجھیک مالک کا شروع کر دیا اور ان کے فرار کے بعد ان کا مذہب ہی اور سیاہی پناہ بددی مرزا طاہر بھی عوام کے خوف سے ملک سے فرار ہو گیا۔ اب وہاں مسلمانوں میں اور سادہ لوح لوگوں میں مرزائیت کی اشاعت کرتے ہیں اور اپنے آپ کو مسلمانوں کا ایک فرقہ ظاہر کرتے ہیں۔ حالانکہ ان کا اسلام سے کوئی رشتہ یا تعلق نہیں ہے جیسا کہ ان کی کتابوں سے ظاہر ہے۔ پیش نظر کتاب میں ان کا اجمالی تعارف پیش خدمت ہے۔ جس میں ان کی پوری حقیقت اور اسلام کی صداقت اور ان کی سازش و خدشات اور منافرت کو کھنکھاتی کتابوں سے پیش کیا ہے۔ انشاء اللہ یہ قبول عام ہوگی اور نافع عوام بھی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دست بہ دعا ہیں کہ اللہ کریم ہماری اس ادنیٰ سی خدمت کو قبول فرمائیں اور تمام حاجات اور دعاؤں کو اپنے نبی کریم خاتم النبیین شفیع المذنبین کے صدقے میں قبول فرمائیں اور ہمیں تمام قتلوں، حادثوں، آفات بلیات سے محفوظ فرمائیں، آمین۔ آخر میں اس کتاب کی اشاعت کے سلسلے میں تعاون کرنے والے احباب کیلئے تمام مددگارین، دوستوں، بزرگوں سے شکریہ ادا کیا کہ ان کیلئے انھوں نے دعائیں فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں مزید دین حق کی اشاعت کی توفیق عطا فرمائے اور ان کے جان و مال میں برکت نظر آئے اور اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے آمین

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَيِّدِنَا
خَاتَمِ النَّبِيِّينَ، وَ عَلٰی اٰلِهِ وَ اَصْحَابِهِ اَجْمَعِينَ وَ عَلٰی
مَنْ يَتَّبِعُهُ بِاِحْسَانٍ اِلَى يَوْمِ الدِّينِ

اسلام کی بنیاد توحید اور آخرت کے علاوہ جن اساسی عقیدے پر ہے، وہ یہ ہے کہ، نبی آخر الزمان حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت اور رسالت کے مقدس سلسلے کی تکمیل ہو گئی اور آپ کے بعد کوئی بھی شخص کسی بھی قسم کا نبی نہیں بن سکتا اور نہ آپ کے بعد کسی پر وحی آ سکتی ہے اور نہ ایسا الہام جو دین میں حجت ہو۔ اسلام کا یہی عقیدہ ختم نبوت کے نام سے معروف ہے اور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت سے لے کر آج تک پوری امت مسلمہ کی ادنیٰ اختلاف کے بغیر اس عقیدے کو جو ایمان زاد دیتا آئی ہے۔ قرآن کریم کی ۱۸ مباہلہ بیسیوں آیات اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سینکڑوں احادیث اس کی شاہد ہیں۔ یہ سلسلہ قطعی طور پر مسلم اور طے شدہ ہے اور اس موضوع پر بے شمار مفصل کتابیں بھی شائع ہو چکی ہیں۔

یہاں ان تمام آیات اور احادیث کو نقل کرنا غیر ضروری بھی ہے اور موجب تطویل بھی۔ البتہ یہاں جس چیز کی طرف بطور خاص توجہ دلانا ہے وہ یہ ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے عقیدہ ختم نبوت کی سینکڑوں مرتبہ توضیح کے ساتھ یہ پیشگی خبر بھی دی تھی کہ:

لَا مَقْسُومُ النَّبَاةِ حَتّٰی يَبْعَثَ دَجَالُوْنَ كَذٰ اَبُوْنَ قَرْيَبَا
مِنْ شَلَاثَيْنَ كَلِمَةٍ يَزِيْزُهُمْ اَنَّهُ دَسُوْلُ اللّٰهِ

”قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک عیسٰی کے گلب جگ وقبال اور کتاب پیدا نہ ہوں آج میں سے ہر ایک یہ دعویٰ کرے گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔“

{ صحیح بخاری صفحہ ۱۵۴ جلد ۲ کتاب الفتن اور
{ صحیح مسلم صفحہ ۳۹۷ جلد ۲ کتاب الفتن }

تیز ارشاد فرمایا تھا کہ،

إِنَّهُ سَيَكُونُ رَافِيٍّ أَمْتِي كَذَّابُونَ تَلْشَنُكُمْ
مِنْكُمْ أَنْتُمْ سَنِيٌّ وَأَنَا خَاتِمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ
بَعْدِي.

{ ابوراؤدہ ص ۲۳ جلد ۲ باب الفتن
{ ترمذی ص ۳۵ جلد ۱ ابواب الفتن }

قریب، کریمری اُمت میں میں جھوٹے پیدا ہوں گے، ہر ایک یہی کہے گا کہ میں نبی ہوں!
حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں! میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔“

اس حدیث میں آپؐ نے اپنے بعد پیدا ہونے والے مدعیانِ نبوت کے لئے ”وقال“ کا لفظ استعمال فرمایا ہے جس کے لفظی معنی ہیں: ”شدید دھوکہ دینا“ اس لفظ کے ذریعہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوری اُمت کو خبردار فرمایا ہے کہ آپؐ کے بعد جو مدعیانِ نبوت پیدا ہوں گے وہ کئے لفظوں میں اسلام سے علیحدگی کا اعلان کرنے کے بجائے ذہل و نریب سے کام لیں گے اور اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کر کے نبوت کا دعوے کریں گے اور اس مقصد کے لیے اُمت کے مسلمہ عقائد میں ایسی کتر بیونت کی گوشش کریں گے جو بعض ناواقفوں کو جھگے میں ڈال سکے۔ اس دھوکے سے بچنے کے لئے اُمت کو یہ یاد رکھنا چاہیے کہ میں خاتم النبیین ہوں اور اس کا مطلب یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

چنانچہ آپؐ کا ارشاد گرامی کے مطابق تاریخ میں آپؐ کے بعد جتنے مدعیانِ نبوت پیدا ہوئے انہوں نے ہمیشہ اسی ذہل و تبلیس سے کام لیا اور اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کر کے

اپنے دعوائے نبوت کو چرکائے کی گوشش کی۔ لیکن چونکہ امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام قرآن کریم اور سرکارِ دو عالم ﷺ کی طرف سے اس بارے میں مکمل روشنی پائی تھی، اسلئے تاریخ میں جب کبھی کسی شخص نے اس عقیدے میں رخنہ اندازی کر کے نبوت کا دھوکا دیا تو اُسے باجماع امت ہمیشہ کافر اور دائرہ سلطہ سے خارج قرار دیا گیا۔ قرونِ اولیٰ کے وقت سے جس کسی سلسلہ میں حکومت یا سلسلہ میں عدالت کے سامنے کسی مدعی نبوت کا مسئلہ پیش ہوا تو حکومت یا عدالت نے کسی اس تحقیق میں پڑنے کی ضرورت نہیں سمجھی کہ وہ اپنی نبوت پر کیا دلائل و شواہد پیش کرتا ہے ؟ اس کے بجائے صرف اُس کے دعوائے نبوت کی بنا پر اُسے کافر قرار دے کر اس کے ساتھ کافروں ہی کا معاملہ کیا۔ وہ مسیلہ کذاب ہو یا اسود غنی یا سراج یا ظہیر یا عازت یا اود مرے یا عیان نبوت اصحابِ کرامؓ کے کفر کا فیصلہ کرنے سے پہلے کسی یہ تحقیق نہیں فرمائی کہ وہ عقیدہ ختم نبوت میں کیا تاویلات کرتے ہیں ؟ بلکہ جب اُن کا دعوائے نبوت ثابت ثابت ہو گیا تو انہیں بالذات کافر قرار دیا اور اُن کے ساتھ کافروں ہی کا معاملہ کیا۔ اس لیے کہ ختم نبوت کا عقیدہ اس قدر واضح و غیر مبہم، ناقابلِ تردید اور اجماعی طور پر تسلیم اور قائم شدہ ہے کہ اس کے خلاف ہر تاویل اُسی ذہل و فریب میں داخل ہے جس سے آنحضرت ﷺ نے غیبت و اُمرِ کبریا تھا۔ کیونکہ اگر اس قسم کی تاویلات کو کسی بھی درجے میں گوارا کر لیا جائے تو اس سے نہ عقیدہ توحید و وحدانیت و نہ عقیدہ آخرت و نہ کوئی دوسرا بنیادی عقیدہ، اگر کوئی شخص عقیدہ ختم نبوت کا مطلب یہ بتانا شروع کر دے کہ تشریحی نبوت تو ختم ہو چکی لیکن غیر تشریحی نبوت باقی ہے تو اسکی یہ بات بالکل ایسی ہے جیسے کوئی شخص یہ کہنے لگے کہ عقیدہ توحید کے مطابق بڑا خدا تو صرف ایک ہی ہے لیکن چھوٹے چھوٹے معبود اور دیوتا بھی ہیں اور وہ سب قابلِ عبادت ہیں، اگر اس قسم کی تاویلات کو دائرہ سلطہ میں گوارا کر لیا جائے تو اس کا مطلب یہ ہو گا کہ سلسلہ میں کاپنا کوئی عقیدہ، کوئی فکر، کوئی حکم اور کوئی اخلاقی تدبیر متعین نہیں ہے بلکہ ہر شخص کا ایک الگ الگ معیار ہے

دُنیا کا بدتر سے بدتر عقیدہ رکھنے والا شخص بھی اپنے اُوپر فٹ کر سکتا ہے۔ لہذا اُمتِ
مُسلّمہ قرآن و سنت کے متواتر ارشادات کے مطابق اپنے سرکاری احکام، عدالتی فیصلوں اور
اجتماعی قیادوں میں اسی اصول پر عمل کرتی آئی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جس بھی شخص
نے نبوت کا دعویٰ کیا، خواہ وہ مسیح کذاب کی طرح کلا گو ہو، اُسے اور اُس کے متبعین کو
بلا تامل کافر اور فاسق اسلام سے خارج قرار دیا گیا چاہے وہ عقیدہ ختم نبوت کا کھلم کھلا منکر
ہو، یا مسیح کی طرح یہ کہتا ہو کہ اُس کے بعد چھوٹے چھوٹے نبی آسکے ہیں یا سبّاح کی طرح
یہ کہتا ہو کہ مردوں کی نبوت ختم ہو گئی اور عورتیں اب بھی نبی بن سکتی ہیں، یا مرزا غلام احمد قادیانی کی
طرح اس بات کا دعویٰ ہو کہ غیبر تشریف علی اور بردوزی اور اُمتی نبی ہو سکتے ہیں۔

اُمتِ مُسلّمہ کے اس اصول کی روشنی میں جو قرآن و سنت اور اجماع اُمت کی رُو سے قطعی
طے شدہ ادعا قابلِ بحث و تاویل ہے، مرزا غلام احمد قادیانی کے مندرجہ ذیل دعووں کو خلا
قرطبیہ پر

مد سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا

(دافع البلاء طبع سوم قادیان ۱۹۴۶ء ص ۱)

در میں رسول اور نبی تجوں یعنی باعتبارِ ظہورِ کمال کے، میں وہ سب سے

ہوں جس میں محمد کا شکل اور محمدی نبوت کا کامل انعکاس ہے۔

{ نزولِ مسیح مدّٰو ما شیعہ طبع اول طبع ضیاء الاسلام
قادیان ۱۹۰۹ء }

در میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ

اُس نے مجھے بھیجا ہے اور اُسی نے میرا نام نبی رکھا ہے۔

(تمتہ حقیقۃ الوحی ص ۶ مطبوعہ قادیان ۱۹۳۳ء)

در میں جب کہ اس وقت تک ڈیرہ سوہیل گول کے قریب خدا کی

طرف سے پاکر یہ چشم خود دیکھ چکا ہوں کہ صاف طور پر پوری گتیں تو میں اپنی نسبت نبی یا رسول کے نام سے کیونکر انکار کر سکتا ہوں اور جب کہ خود خدا تعالیٰ نے یہ نام میرے لئے رکھے ہیں تو میں کیونکر رد کر دوں یا اس کے سوا کسی دوسرے سے ڈروں؟

(ایک خطی کا ازالہ ص ۷۷ مطبوعہ قادیان ۱۹۰۱ء)

”خدا تعالیٰ نے مجھے تمام انبیاء علیہم السلام کا منظر پیش کیا ہے اور تمام نبیوں کے نام میری طرف منسوب کئے ہیں۔ میں آدم ہوں، میں شیث ہوں، میں نوح ہوں، میں ابراہیم ہوں، میں اسمٰعیل ہوں، میں اسمٰعیل ہوں، میں یعقوب ہوں، میں یوسف ہوں، میں موسیٰ ہوں، میں داؤد ہوں، ادا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کا میں منظر آتم ہوں یعنی غلطی طور پر محمد اور احمد ہوں؟“

(حاشیہ حقیقہ سلوی ص ۷۲ مطبوعہ قادیان ۱۹۳۴ء)

”چند روز پہلے ایک صاحب پر ایک مخالف کی طرف سے یہ اعتراض پیش ہوا کہ جس سے تم نے بیعت کی ہے وہ نبی اور رسول محمدؐ کا دعویٰ کرتا ہے اور اس کا جواب بعض انکار کے الفاظ سے دیا گیا، حالانکہ ایسا جواب صحیح نہیں ہے، حق یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کا وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوئی اس میں سے ایسے الفاظ رسول اور مرسل اللہ کے موجود ہیں۔ نہ ایک دفعہ بلکہ صد بار، پھر کیونکر یہ جواب صحیح ہو سکتا ہے؟“

(ایک خطی کا ازالہ صفحہ اول مستفاد ۱۹۰۲ء مطبوعہ قادیان ۱۹۳۴ء)

”ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔“

(انجیدہ ۱۵۱۸ھ ۱۹۰۸ء مندرجہ حقیقہ النبوة مؤلفہ مرزا بشیر الدین محمود ج ۱ ص ۲۶۳)

”انبیاء اگرچہ بودہ اند، بلے من یہ عرفان نہ کتسم ز کے

(نزل المسیح ص ۶۷ طبع اول قادیان ۱۹۰۹ء)

یعنی ”انبیاء اگرچہ بہت سے ہوئے ہیں مگر میں معرفت میں کسی سے کم نہیں ہوں۔“

پر مرتبہ ایک انتہائی مختصر نوٹ ہے ورنہ مرزا غلام احمد قادیانی کی کتابیں اس قسم کے دعوؤں سے جبری پڑی ہیں۔

مرزا صاحب کے درجہ بدرجہ دعوے

بعض مرتبہ مرزائی صاحبان مسلمانوں کو غلط فہمی میں ڈالنے کے لئے مرزا غلام احمد قادیانی کے ابتدائی دور کی عبارتیں پیش کرتے ہیں جتنا انہوں نے علی الاطلاق دعوئے نبوت کو کفر قرار دیا ہے لیکن خود مرزا صاحب نے واضح کر دیا ہے کہ وہ مجدد، مبعوث، مسیح موعود اور مہدی کے مراتب سے "تمثیلی" کہتے ہوئے درجہ بدرجہ نبوت کے منصب تک پہنچے ہیں۔ انہوں نے اپنے دعوؤں کی جو تاریخ بیان کی ہے، اُسے ہم پوری تفصیل کے ساتھ انہی کے الفاظ میں نقل کرتے ہیں تاکہ ان کی عبادت کو پورے سیاق و سباق میں دیکھ کر ان کا پورا مفہوم واضح ہو سکے۔ کسی نے مرزا صاحب سے سوال کیا تھا کہ آپ کی عبارتوں میں یہ تناقض نظر آتا ہے کہ کہیں آپ اپنے آپ کو "غیر نبی" لکھتے ہیں اور کہیں اپنے آپ کو "مسیح سے تمام شان میں بڑھ کر" قرار دیتے ہیں۔ اس کا جواب دیتے ہوئے مرزا صاحب حقیقتہً الٰہی میں لکھتے

ہیں :

"اس بات کو توجہ کر کے سمجھ لو کہ یہ اسی قسم کا تناقض ہے کہ جیسے براہین احمدیہ میں نہیں ہے یہ لکھا تھا کہ مسیح ابن مریم آسمان سے نازل ہوگا، مگر بعد میں یہ لکھا کہ انبیاء المسیح میں ہوں، اس تناقض کا بھی یہی سبب تھا کہ اگرچہ خدا تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں میرا نام مسیح رکھا اور یہ بھی مجھے فرمایا کہ مسیح آنے کی خبر خدا اور رسولؐ نے دی تھی مگر چونکہ ایک گروہ مسلمانوں کا اس اعتقاد پر جما ہوا تھا۔

اور میرا بھی یہی اعتقاد تھا کہ حضرت عیسیٰ آسمان پر سے نازل ہوں گے تو اس لیے میں نے خدا کی وحی کو ظاہر پر حمل کرنا چاہا لہٰذا کہ اس وحی کی تاویل کی اور اپنا اعتقاد دینی لکھا جو تمام مسلمانوں کا اعتقاد اسی کو براہین احمدیہ میں شائع کیا۔

لیکن بعد اس کے اس بارے میں بارش کی طرح وحی الہی نازل ہوئی کہ وہ مسیح موعود جو آئے والا تھا تو یہی ہے اور ساتھ اس کے بعد نشانِ ظہور میں آئے اور زمین و آسمان دونوں میری تصدیق کے لئے کھڑے ہو گئے اور خدا کے چمکنے ہوئے نشانِ مسیح پر جبر کے بجائے اس طرف سے آئے کہ آخری زمانہ میں مسیح آئے والے ہیں ہی ہوں ورنہ میرا اعتقاد تو وہی تھا — جو میں نے براہین احمدیہ میں لکھ دیا تھا۔

اسی طرح اوائل میں میرا یہی عقیدہ تھا کہ محمد کو مسیح ابن مریم سے کیا نسبت ہے؟ وہ نبی ہے اور خدا کے بزرگ مقربین میں سے ہے۔ اور اگر کوئی امر میری نفیست کی نسبت ظاہر ہوتا تو میں اسکو جزئی نفیست قرار دیتا تھا مگر بعد میں جو خدا تعالیٰ کی وحی بارش کی طرح مسیح پر نازل ہوئی اُس نے مجھے اس عقیدے پر قائم نہ رہنے دیا اور مزید طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا مگر اس طرح سے کہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی میں اس کی پاک وحی پر ایسا ہی ایمان لاتا ہوں جیسا کہ اُن تمام خدا کی وجوہ پر ایمان لاتا ہوں جو مجھ سے پہلے ہو چکی ہیں میں تو خدا تعالیٰ کی وحی کی پیروی کرنے والا ہوں، جب تک مجھے اس سے علم نہ ہو۔ میں وہی کہتا رہا جو اوائل میں میں نے کہا اور جب مجھ کو اُس کی طرف سے علم ہوا تو میں نے اُس کے مخالف کہا۔

دقیقۃ الوحی ص ۱۲۹، ۱۵۰ مطبوعہ قادیان ۱۹۳۴ء

مرزا صاحب کی یہ عبارت اپنے مدعا پر اس قدر مزید ہے کہ کسی مزید تشریح کی حاجت نہیں اس عبارت کے بعد اگر کوئی شخص اُن کی اُس زلزلہ کی عبادتیں پیش کرتا ہے جب وہ دعوائے نبوت کی نفی کرتے تھے اور جب (بزرگم خورشید) انہیں اپنے نبی ہونے کا علم نہیں ہوا تھا تو اُسے دُجیل و فریب کے سرا اور کہا گیا جاسکتا ہے؟

مرزا صاحب کا آخری عقیدہ

حقیقت یہ ہے کہ مرزا صاحب کا آخری عقیدہ جس پر ان کا غائمہ ہوا یہی تھا کہ وہ نبی ہیں، چنانچہ انہوں نے اپنے آخری خط میں جو ٹیک ان کے انتقال کے دن اخبارِ عام میں شائع ہوا، واضح الفاظ میں لکھا کہ:

وہ میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں اور اگر میں اُس سے انکار کروں تو میرا

گناہ ہوگا اور جس حالت میں خدا میرا نام نبی رکھتا ہے تو میں کیونکر انکار کر سکتا

ہوں؟ میں اس پر قائم ہوں اُس وقت تک جب اس قبیلے کے گزر جاؤں۔

د. اخبارِ عام ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء منقول از حقیقۃ النبوة مرزا محمود شاہ و مباحثہ راولپنڈی ص ۱۳۶
یہ خط ۲۳ مئی ۱۹۰۸ء کو لکھا گیا اور ۲۶ مئی کو اخبارِ عام میں شائع ہوا اور ٹیک اسی دن مرزا صاحب کا انتقال ہو گیا۔

غیر شرعی نبوت کا فسانہ

بعض مرتبہ مرزائی صاحبان کی طرف سے کہا جاتا ہے کہ مرزا صاحب نے غیر شرعی نبوت کا دعوے کیا ہے اور غیر شرعی نبوت عقیدہ ختم نبوت کے منافی نہیں لیکن دوسری مرزائی تاویل کی طرح اس تاویل کے بھی صغریٰ کبریٰ دو نقل نقل ہیں۔ اول تو یہ بات ہی سہی سہی سے دست نہیں کہ مرزا صاحب کا دعوے صرف غیر شرعی نبوت کا تھا۔

مرزا صاحب کا دعویٰ نبوت شرعی

حقیقت تو یہ ہے کہ مرزا صاحب کے روز افزوں دعاوی کے دور میں ایک مرحلہ ایسا بھی آیا ہے جب انہوں نے غیر شرعی نبوت سے بھی آگے قدم بڑھا کر واضح الفاظ میں اپنی

دھی اور نبوت کو تشریحی قرار دیا ہے اور اسکی بنا پر ان کے متبعین میں سے ظہیر الدین اروپا کا فرقہ
 انہیں کلمہ کھلا تشریحی ہی مانتا تھا۔ اس سلسلے میں مرزا صاحب کی چند عبارتیں یہ ہیں۔ اور بعض
 میں لکھتے ہیں :

وہ ماہر اس کے یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے ؟ جس نے اپنی دھی کے ذریعہ
 سے چند امر اور نہی بیان کئے اور اپنی امت کے لیے ایک قانون مقرر کیا دھسے
 صاحب الشریعت ہو گیا۔ پس اس تعریف کی روشنی میں ہمارے مخالف غلط ہیں ،
 کیونکہ میری دھی میں امر بھی ہیں اور نہی بھی۔ مثلاً یہ الہام قُلْ اِلٰلٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی
 بَعْضِہُمْ وَاٰمِنْ اَبْصَارِہُمْ وَیَحْفَظْہُمْ اَفْزَنْ جَعَلْتَ ذٰلِكَ اَذْکٰ
 لَقَدْ یٰہِ بَرّٰہِیْنِ احمدیہ میں درج ہے اور اس میں امر بھی ہے اور نہی بھی اور اس پر
 نیس برس کی حق بھی گزرتی اور ایسا ہی اب تک میری دھی میں امر بھی ہوتے ہیں
 اور نہی بھی ۔ اور اگر کہو کہ شریعت سے وہ شریعت مراد ہے جس میں نئے احکام پر لیا
 تو یہ باطل ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ، اِنَّ هٰذَا الَّذِیْ السَّحُفِ الْاٰخِلٰی
 صَحُفِ اٰیٰتِہِیْمَا وَمُؤْمِنٰی۔ یعنی قرآنی تعلیم تورات میں بھی موجود ہے
 اور اگر یہ کہو کہ شریعت وہ ہے جس میں باستیفا امر اور نہی کا ذکر ہو تو یہ بھی باطل
 کیونکہ اگر تورات یا قرآن شریف میں باستیفا احکام شریعت کا ذکر ہوتا تو پھر
 اجتہاد کی گنجائش نہ رہتی ۔

(داربعین ، ص ۷۷ چہارم صلیب ص ۷۷)

مذکورہ بالا عبارت میں مرزا صاحب نے واضح الفاظ میں اپنی دھی کو تشریحی دھی قرار دیا ہے ۔

اس کے علاوہ واضح الفاظ میں مرزا صاحب لکھتے ہیں :

وہ خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان
 میں بہت بڑھ کر ہے اور اس نے اس مسیح کا نام غلام احمد رکھا ۔

(دافع البلاء ، ص ۱۳۱ مطبوعہ اپریل ۱۹۰۲ء قادیان)

ظاہر ہے کہ حضرت سید علیہ السلام تشریف لے گئے تھے اور جو شخص آپ سے "تمام شان میں" یعنی ہر اعتبار سے بڑھ کر ہو تو وہ تشریف لے ہی کیوں نہیں ہو گا؟ اسلئے یہ کہنا کسی طرح درست نہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب نے کبھی اپنی تشریفی نبوت کا دعوے نہیں کیا۔

اس کے علاوہ مرزائی صاحبان علماء مرزا صاحب کو تشریفی نبی ہی قرار دیتے ہیں، یعنی ان کی ہر تعلیم اور ان کے ہر حکم کو واجب، اتباع ماننے میں خواہ شریعت محمدی علی صاحبہا السلام کے خلاف ہو، چنانچہ مرزا صاحب نے اربعین ۱۲۵۵ھ کے حاشیہ پر لکھا ہے :-

"جہاد یعنی دینی لڑائیوں کی شدت کو خدا تعالیٰ آہستہ آہستہ کم کرتا گیا ہے۔"

حضرت موسیٰؑ کے وقت میں اس قدر شدت تھی کہ ایمان لانا بھی قتل سے بچا رہا

سکتا تھا اور شیر خوار بچے بھی قتل کے جاتے تھے۔ پھر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

کے وقت میں بچوں اور بوڑھوں اور عورتوں کا قتل کرنا حرام کیا گیا اور پھر بعد سے

قوموں کے لیے بجائے ایمان کے صرف جزیہ دے کر موائے فروع سے بھانا قبول

کیا گیا اور سید موعودؑ کے وقت قتل جہاد کا حکم موقوف کر دیا گیا ؟

(اربعین ۱۲۵۵ھ طبع اول ۱۹۱۰ء)

حالانکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا واضح اور صریح ارشاد موجود ہے کہ اَلْجِهَادُ مَا ظَهَرَ اِلَيْهِ

فِيَنِّمِ اَلْجِهَادُ (اور ما ذرئہ) یعنی جہاد قیامت کے دن تک جاری رہے گا۔ مرزائی

صاحبان شریعت محمدیہ کے اس صریح اور واضح حکم کو چھوڑ کر مرزا صاحب کے حکم کی اتباع کرتے

ہیں :- اس طرح شریعت محمدیہ میں جہاد، غمّس، فحش، جزیہ اور قتال کے تمام احکام جو حدیث اور

فقہ کی کتابوں میں سیکڑوں صفحات پر پھیلے ہوئے ہیں، ان سب میں مرزا صاحب کے نہ کوئی

قول کے مطابق تبدیلی کے قائل ہیں۔ اس کے بعد تشریفی نبوت میں کون سی کسریاتی نہ جاتی

ختم نبوت میں کوئی تفریق نہیں

اور اگر بالفرض یہ درست ہو کہ مرزا صاحب ہمیشہ غیر شرعی نبوت ہی کا دعویٰ کرتے رہے ہیں تب بھی ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ عقیدہ ختم نبوت میں یہ تفریق کرنا کہ فلاں قسم کی نبوت ختم ہو گئی ہے اور فلاں قسم کی باقی ہے، اسی دلیل و تمسب کا ایک جزو ہے جس سے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خبردار فرمایا تھا۔ سوال یہ ہے کہ قرآن کریم کی کون سی آیت یا سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے کون سے ارشاد میں یہ بات مذکور ہے کہ ختم نبوت کے جس عقیدہ سے کہ اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے سیکڑوں بار دہرایا جا رہا ہے وہ میراثِ شرعی نبوت کے لیے ہے اور غیر شرعی نبوت اس سے مستثنیٰ ہے؟ اگر غیر شرعی انبیاء کا سلسلہ آپ کے بعد بھی جاری تھا تو قرآن کریم کی انہی آیات نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی لاکھوں احادیث میں سے کسی ایک حدیث نہ، یا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے بے شمار اقوال میں سے کسی ایک قول ہی نہ یہ بات کیوں بیان نہیں کی؟ بلکہ کھلے نغفلت میں ہمیشہ یہی واضح کیا جاتا رہا کہ ہر قسم کی نبوت بالکل منقطع ہو چکی اور اب کسی قسم کا کوئی نبی نہیں آئے گا۔ ختم نبوت کی سیکڑوں احادیث میں سے خاص طور پر مندرجہ ذیل احادیث دیکھیے۔

وَإِنَّ الرِّسَالَۃَ وَالنَّبِیَّۃَ فَكَذَّابٌ لِّمَنْ قَطَعَتْ فَلَا رَسُوْلَ بَعْدِیْ وَلَا نَبِیَّ (رواہ الترمذی سنن ۱۵ جلد ۲ اہواب الرضا وقال یصح)

وہ بے شک رسالت اور نبوت منقطع ہو چکی پس نہ میرے بعد کوئی رسول ہوگا اور نہ نبی۔

یہاں اول تو نبی اور رسول کے ساتھ نبوت اور رسالت کے وصف ہی کو بالکل منقطع قرار دیا گیا، دوسرے رسول اور نبی دو لفظ استعمال کر کے دونوں کی علیحدہ علیحدہ نفی کی گئی اور یہ بات طے شدہ ہے کہ جہاں یہ دونوں لفظ ساتھ جوں و اُن رسول سے مراد نئی شریعت لانے والا اور

نبی سے مراد پرانی شریعت ہی کا متبع ہوتا ہے۔ لہذا اس حدیث نے تشریحی اور غیر تشریحی دونوں قسم کی نبوت کو صراحتاً ہمیشہ کے لئے منقطع قرار دے دیا۔

۴ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آخری اوقات حیات میں جرات بطور وصیت ارشاد فرمائی، اس میں حضرت ابن عباسؓ کی روایت کے مطابق یہ الفاظ بھی تھے۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ لَعَيْنِي مِنْ مَبَشِّرَاتِ الْمُبَشِّرَةِ إِلَّا الدُّنْيَا
الْمُحَالَّةُ۔ (رواہ مسلم والسنن وغيرہ)

اے لوگو! مبعشرات نبوت میں سے سوائے اپنے خوالہ کے کچھ باقی نہیں رہا۔

۵ حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ اس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا،

كَأَنِّي بَشَرٌ مِثْلُكُمْ فَأَرْسَلْتُ إِلَيْكَ الرُّسُلَ وَبَشَّرْتُكَ
بِأَنِّي خَلَقْتُ نَبِيًّا دُونِي وَإِنِّي لَأَمْسِي بِعَدُوٍّ رَبِّكَ يُدْعِي
تُكْفِرُ مِنْ ذُنُوبِنَا فَكَانَ قَوْلًا بَيِّنًا أَلَّا تُؤْمِنُوا فَالْكَافِرُونَ۔

”بنی اسرائیل کی سیاست انبیاء علیہم السلام کرتے تھے، جب کوئی نبی وفات پا جاتا تو دوسرا نبی اسکی جگہ لے لیتا اور مسیح بعد کوئی نبی نہیں ہوگا، البتہ خلفاء ہونگے اور بہت جلد گئے۔ صحابہؓ نے عرض کیا خلفاء کے بارے میں آپؐ کا کیا ارشاد ہے؟ فرمایا کہ مجھے بعد مجھ سے اُن کی بیعت کا حق ادا کرو۔“

{ صحیح بخاری صفحہ ۴۹۱ جلد ۱ کتاب الانبیاء }
{ مسلم صفحہ ۱۲۶ جلد ۲ کتاب الامارۃ }

اس حدیث میں جن انبیاء نے بنی اسرائیل کا ذکر ہے وہ کوئی نئی شریعت نہیں لائے تھے، بلکہ

حضرت موسیٰؑ ہی کی شریعت کا اتباع کرتے تھے لہذا غیر تشریحی نبی تھے۔ حدیث میں آنحضرتؐ نے بتا دیا کہ میری امت میں ایسے غیر تشریحی نبی بھی نہیں ہوں گے۔ نیز لَا نَبِيَّ بَعْدِي کے ساتھ

آپ نے اپنے بعد آنے والے خلفاء تک کا ذکر کر دیا لیکن کسی غیر تشریفی یا عقلی ہر روزی نبی کا کوئی اشارہ بھی نہیں دیا۔ یہ عجیب بات ہے کہ مرزائی افتاد کے مطابق وہ نبی میں ایک ایسا عظیم نبی آنے والا تھا جو تمام انبیائے بنی اسرائیل سے افضل تھا۔ اس میں (معاذ اللہ تمام کمالات محمدیہ و وہابہ جمع ہونے والے تھے اور اس کے تمام انکار کرنے والے کافر، گمراہ، دشمنی اور عذاب الہی کا نشانہ بننے والے تھے اس کے باوجود اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف یہ کہا کہ آپ کے بعد تمام نبوت کا دھوئے کرنے والے و قبال حملہ گئے اور آپ کے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہو سکتا بلکہ آپ کے بعد کے خلفاء تک کا ذکر کیا گیا، لیکن یہ عظیم الشان نبی کی طرف کوئی اشارہ تک نہیں کیا گیا۔ اس کا مطلب اس کے ہوا اور کیا نکلتا ہے کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے (معاذ اللہ) اپنے بندوں کو جان بوجھ کر ہمیشہ کے لئے ایک گمراہ کن وحدہ کے میں مبتلا کر دیا تاکہ وہ عقل الٰہی خلق ہر قسم کی نبوت کو ختم سمجھیں اور آنے والے غیر تشریفی نبی کو جھٹکا کر کافر، گمراہ اور مستحق عذاب بنیتے رہیں؛ کیا کوئی شخص دائرہ سلیم میں رہتے ہوئے اس بات کا تصور بھی کر سکتا ہے۔

عرب صرف و نحو کا ابتدائی طالب علم بھی جانتا ہے کہ عربی زبان کے قواعد سے لا مشیقا بقاعدی (میسے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا) کا جملہ ایسا ہی ہے جیسے لا الہ الا اللہ دانے کے سوا کوئی معبود نہیں، لہذا اگر اقول الذکر تجھے میں کسی چھوٹے وجہ کے غیر تشریفی یا طفیل نبی کا گنہگار نہ ہو سکتا ہے تو کوئی شخص یہ کہوں نہیں کہہ سکا کہ مؤخر الذکر تجھے میں ایسے چھوٹے خداؤں کی گنہگار تھی ہے جن کی مبودیت (معاذ اللہ) اللہ تعالیٰ کا نقل، بروز ہونے کی وجہ سے، اور جو مستقل بالذات خدا نہیں۔ ہر باخبر انسان کو معلوم ہے کہ دنیا کی بیشتر مشرک قومیں ایسی ہیں جو مستقل بالذات خدا صرت اللہ تعالیٰ کو قرار دیتی ہیں اور ان کا شرک صرف اس بنا پر ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کچھ ایسے دیر تاؤں اور معبودوں کے بھی قائل ہیں جن کی خدا کی مستقل بالذات نہیں۔ کیا ان کے بارے میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ وہ لا الہ الا اللہ قائل ہیں؛ اگر ہاں تو

خداؤں کے اعتقاد کے ساتھ اسلام کا پہلا عقیدہ یعنی عقیدہ توحید سلامت نہیں رہ سکتا تو آپ کے بعد بالواسطہ یا غیر تشریحی انبیاء کے اعتقاد کے ساتھ اسلام کا دوسرا عقیدہ یعنی عقیدہ ختم نبوت کیے سلامت رہ سکتا ہے۔

یہاں یہ بھی واضح رہنا چاہیے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی حیات اور نزول ثانی کے عقیدے کو عقیدہ ختم نبوت سے متضاد قرار دینا اسی غلط سمجھ کا شاہکار ہے جسے احادیث میں دو بیان نبوت کے مدلل "سے تعبیر کیا گیا ہے ختم نبوت کی آیات اور احادیث کو پرہیز کر ایک مصلیٰ سمجھ کا ان بھی وہی مطلب سمجھ گیا، جو پوری امت نے عامی طوع پر سمجھے ہیں، یعنی یہ کہ آپ کے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہو سکتا، اس سے یہ نرا لانا جو کوئی ذی ہوش نہیں نکال سکتا کہ آپ کے بعد کچھ انبیاء علیہم السلام کی نبوت چھن گئی ہے یا کچھ انبیاء میں سے کوئی باقی نہیں رہا۔ اگر کسی شخص کو جو "الاولاد یا خاتم الانبیا" یعنی فلاں شخص کا آخری لڑکا قرار دیا جائے تو کیا کوئی شخص بقائمی حواس اس کا یہ مطلب سمجھ سکتا ہے کہ اس لڑکے سے پہلے قبیلے اولاد جوئی تھی وہ سب مر چکی؟ پھر آخر خاتم الانبیاء یا آخر الانبیاء کے لفظ کا یہ مطلب کونسی لغت، کونسی عقل اور کونسی شریعت کی روشنی میں لیا جاسکتا ہے کہ آپ سے پہلے جتنے انبیاء علیہم السلام تشریف لائے تھے وہ سب وفات پا چکے؟

خود مرزا صاحب "خاتم الاولاد" کے معنی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں،
 "موضروں جو کہ وہ شخص جس پر بکمال تمام دودھ حقیقت آدمیت ختم ہو وہ خاتم الاولاد ہو، یعنی اس کی موت کے بعد کوئی کامل انسان کسی حرمت کے پٹی سے نہ نکلے۔"

و تریاق القلوب ص ۲۹۴ طبع سوم، قادیان ۱۳۳۸ھ

آگے لکھتے ہیں،

"مسیح بعد مسیح والدین کے گھر میں اہل کوئی لڑکا نہیں ہوگا اور میں اُن کے لیے خاتم اولاد تھا۔"

خود مرزا صاحب کی اس تشریح کے مطابق بھی خاتم النبیین کے معنی اسکے سرا اور کیا ہیں کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی والد کے پیشے نہیں نیکی گا۔ لہذا حضرت مسیح علیہ السلام کی حیات
اور نردل کا عقیدہ عقل و دُرد کی آخر کون سی منطق سے آیت خاتم النبیین کے منافی ہو سکتا ہے ؟

ظلی اور بُروزی نبوت کا افسانہ

اس طرح مرزا صاحبان بعض واقعات یہ بیان کرتے ہیں کہ مرزا غلام احمد قاریائی کی نبوت
ظلی اور بُروزی نبوت تھی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا پرتو ہونے کی وجہ سے عقیدہ
ختم نبوت میں رخنہ انداز نہیں ہے لیکن درحقیقت سلسلہ نقطہ نظر سے ظلی اور بُروزی
نبوت کا عقیدہ مستقل بالذات نبوت سے بھی کہیں زیادہ سنگین و خطرناک اور کافرانہ ہے۔
جس کی وجہ مندرجہ ذیل ہیں :

۱۔ اُنْصَرَفَ اَنْبِیَاؤُكَ اَمَّا اَنْتَ فَاَنْتَ اَوَّلُ اَلْاَنْبِیَآءِ اَمَّا اَنْتَ فَاَنْتَ اَوَّلُ اَلْاَنْبِیَآءِ اَمَّا اَنْتَ فَاَنْتَ اَوَّلُ اَلْاَنْبِیَآءِ
تصور ہے اور اسلام میں اس کی کوئی ادنیٰ جھلک بھی کہیں نہیں پائی جاتی۔

۲۔ ظلی اور بُروزی نبوت کا جو مفہوم خود مرزا غلام احمد صاحب نے بیان کیا ہے اسکی
رُوء سے ایسا نئی کچھلے تمام انبیاء سے زیادہ افضل اور بلند مرتبہ ہوتا ہے کیونکہ وہ (معاذ اللہ)
افضل الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا بروئے یعنی (معاذ اللہ) آپ ہی کا دوسرا جہم یا دوسرا ندپ ہے۔
اسی بنا پر مرزا غلام احمد نے مستند مرتبہ انتہائی دُشمنائی کے ساتھ اپنے آپکو براہِ راست مرکا
وہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا ہے۔ چند عبارتیں ملاحظہ ہوں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہونے کا دعویٰ

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کا منہرا تم ہوں یعنی ظلی لوح پر محمد اور

الحمد

(عاشیہ حقیقت النور ص ۷۲)

دو میں وہ آئینہ ہوں جس میں محمدی شکل اور محمدی نبوت کا کمال انعکاس ہے :

(نزول المسیح ص ۸۸ طبع قادیان ۱۹۰۹ء)

وہ میں بموجب آیت کہ اخبرین منہ عنہ لیسختوا بعنہ بطور پر
وہی نبی خاتم الانبیاء ہوں اور خدا نے آج سے جس برس پہلے براہین احمدیہ
میں مسیحہ انام محمد اور محمد رکھا اور مجھے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی وجود
قرار دیا ہے پس اس طور سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم الانبیاء
ہونے میں میری نبوت سے کوئی تزلزل نہیں آیا کیونکہ نقل اپنے اصل سے
علیحدہ نہیں ہوتا اور چونکہ میں نقلی طور پر محمد ہوں صلی اللہ علیہ وسلم، پس اس طور
سے خاتم النبیین کی ٹہر نہیں ٹوٹی کیونکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت محمد تک
ہی محدود رہی۔ یعنی بہر حال محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی نبی رہے نہ اور کوئی۔ یعنی حیکم میں
ہر روزی طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہوں اور ہر روزی رنگ میں تمام کمالات
محمدی مع نبوت محمدیہ کے مسیحہ آئینہ کلیت میں منعکس ہیں تو پھر کون سا الگ
انسان جو جس نے علیحدہ طور پر نبوت کا دعویٰ کیا ؟

(ایک نقلی کا ازالہ صفحہ ۱۱، ۱۲ مطبوعہ رنجہ)

ان الفاظ کو نقل کرتے ہوئے ہر مسلمان کا کلمہ پھرتا ہے گا، لیکن انہیں اس لئے نقل
کیا گیا ہے تاکہ معلوم ہو سکے کہ یہ ہے خود مرزا صاحب کے الفاظ میں ”نقلی“ اور وہ ہر روزی نبوت
کی تشریح جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اس سے مستقل بالذات نبوت کا دعویٰ لازم
نہیں آتا۔ سوال یہ ہے کہ جب اس نقل اور ہر روزی کے محور کو وحدے کی آڑ میں مرزا
صاحب نے (معاذ اللہ) تمام کمالات محمدی مع نبوت محمدیہ کے ”اپنے دامن میں سمیٹ
لئے تو اب کون سا نبی ایسا رہ گیا جس سے اپنی افضلیت ثابت کر کے ضرورت رہ گئی ہو ؟

اس کے بعد بھی اگر فلتی ہر روزی نبوت کوئی جگہ دے کی نبوت رہتی ہے اور اس کے بعد
 بھی عقیدہ ختم نبوت نہیں ٹوٹتا تو پھر یہ تسلیم کر لینا چاہیے کہ عقیدہ ختم نبوت (معاذ اللہ) ایسا
 بے معنی عقیدہ ہے جو کسی بڑے سے بڑے دھولے نبوت سے بھی نہیں ٹوٹ سکتا۔

مرزا صاحب پچھلے نبیوں سے افضل

خود مرزائی صاحبان اپنی تحریروں میں اس بات کا اعتراف کر چکے ہیں کہ مرزا صاحب
 کی فلتی نبوت بہت سے اُن انبیاء علیہم السلام کی نبوت سے افضل ہے، جنہیں بلا واسطہ
 نبوت ملی ہے، چنانچہ مرزا صاحب کے منجھلے بیٹے مرزا بشیر احمد ایم۔ اے۔ ت دیال
 لکھتے ہیں :

اور یہ جو بعض لوگوں کا خیال ہے کہ فلتی یا ہر روزی نبوت گھٹیا قسم کی نبوت ہے،
 یہ بعض ایک نفس کا دھوکہ ہے جن کی کوئی بھی حقیقت نہیں کیونکہ فلتی نبوت کے لئے
 یہ ضروری ہے کہ انسان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں اس قدر فرق ہو جائے کہ وہ من
 تو خدم تو من شدی کے درجہ کو پالے۔ ایسی صورت میں وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جیسے
 کمال کو ملنے کے رنگ میں اپنے اندر اترتا پائے لگا جاتی کہ ان دونوں میں قرب
 اتنا بڑھے گا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی چادر بھی اس پر چڑھائی جائے گی۔ تب
 جا کر فلتی نبی کہلائے گا۔ پس جب عقل کا یہ تقاضا ہے کہ اپنے اصل کی پوری تصویر
 ہو اور اسی پر تمام انبیاء کا اتفاق ہے تو وہ ناماں جو مسیح موعود کی فلتی نبوت

کو ایک گھٹیا قسم کی نبوت سمجھتا یا اس کے معنی ناقص نبوت کے کرتا ہے، وہ ہن
 میں آدھے اور اپنے مسلم کی فکر کرے، کیونکہ اس نے اس نبوت کی شان
 پر حملہ کیا ہے جو تمام نبوتوں کی سزا ہے۔ میں نہیں سمجھ سکتا کہ لوگوں کو کیوں حضرت
 مسیح موعود کی نبوت پر ہمو کر لگتی ہے اور کیوں بعض لوگ اپنی نبوت کو ناقص نبوت

سمجھتے ہیں کیونکہ میں تو یہ دیکھتا ہوں کہ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جنود ہونے کے وجہ سے غفلت ہی تھے اور اس غفلتی نبوت کا پایہ بہت بلند ہے۔ یہ ظاہر بات ہے کہ پہلے زمانوں میں جو نبی ہوتے تھے ان کے لئے یہ ضروری نہ تھا کہ ان میں وہ تمام کمالات رکھتے جاویں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں رکھے گئے، بلکہ ہر ایک نبی کو اپنی استعداد اور کام کے مطابق کمالات عطا ہوتے تھے کسی کو بہت، کسی کو کم، مگر مسیح موعود کو تو سب نبوت ملی جب اس نے نبوت محمدیہ کے تمام کمالات کو حاصل کر لیا اور اس قابل ہو گیا کہ غفلت ہی کہلائے پس غفلتی نبوت نے مسیح موعود کے قدم کو پیچھے نہیں ہٹایا بلکہ آگے بڑھایا اور اس قدر آگے بڑھایا کہ نبی کریم کے پہلو پہ پہلو لا کھڑا کیا۔

(کلمۃ الفصل، ریلوے آف ریلیجنز ج ۱ نمبر ۳ ص ۱۱۳ مارچ و اپریل ۱۹۱۵ء)

آگے مرزا صاحب کو حضرت یسعی، حضرت داؤد، حضرت سلیمان یہاں تک کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بھی افضل قرار دے کر لکھتے ہیں :-

”پس مسیح موعود کی غفلتی نبوت کوئی گھٹیا نبوت نہیں، بلکہ خدا کی قسم اس نبوت نے جہاں آفلک کے درجے کو بند کیا ہے وہاں غلام کو بھی اس مقام پر کھڑا کر دیا ہے۔ جس تک انجیل نے بنی اسرائیل کی پہنچ نہیں، مگر وہ جو اس نکتہ کو سمجھے اور ہلاکت کے گڑھے میں گرے سے اپنے آپ کو بچالے۔“

(حوالہ بالا ص ۱۱۴)

اور مرزا صاحب کے دوسرے صاحبزادے اور ان کے خلیفہ مودود

مرزا بشیر الدین محمود لکھتے ہیں :

”پس غفلتی اور بروہی نبوت کوئی گھٹیا قسم کی نبوت نہیں کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو مسیح موعود کس طرح ایک اسرائیلی نبی کے مقابلہ میں بول فرمایا کہ :-

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے

(القول الفصل من ۱۶ مطبوعہ ضیاء الاسلام قادیان ۱۹۱۵ء)

خاتم النبیین ماننے کی حقیقت

یہ ہے خود مرزاؑ صاحبان کے الفاظ میں اس فحش اور بددلی نبوت کی پوری حقیقت جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ عقیدہ ختم نبوت میں رخنہ انداز نہیں ہے جس شخص کو بھی عقل و فہم اور دیانت و انصاف کا کوئی ادنیٰ حصہ ملے وہ مذکورہ بالا تحریر پر ہنسنے کے بعد اس کے سوا اور کیا نتیجہ نکال سکتا ہے کہ وہ فحش اور بددلی نبوت کے عقیدے سے زیادہ کوئی عقیدہ بھی ختم نبوت کے منافی اور اس سے مستحناد نہیں ہو سکتا، ختم نبوت کا مطلب یہ ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا اور اُٹنی بددلی نبوت کا عقیدہ یہ کہتا ہے کہ نہ صرف آپؐ کے بعد نبی آ سکتا ہے بلکہ ایسا نبی آ سکتا ہے جو حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک تمام انبیاء کے افضل اور الٰہی نبوت کا حامل ہو جو افضل الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تمام کمالات اپنے اندر رکھتا ہو اور جو تمام انبیاء کے مراتب کمال کو پیچھے چھوڑتا ہو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو پہلو کھڑا ہو سکے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی افضل

بلکہ اس عقیدے میں اس بات کی بھی پوری گنجائش موجود ہے کہ کوئی شخص مرزا صاحب کو معاذ اللہ ثم معاذ اللہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی افضل قرار دے دے۔

کیونکہ جب مرزا صاحب آپ ہی کا ٹھہرنا فی قرار پائے تو آپ کا ٹھہرنا فی پیلہ چھوڑے اعلیٰ
 بھی ہو سکتا ہے اور یہ محض ایک قیاس ہی نہیں ہے بلکہ مرزائی رسالے ”ریویو آف بریٹینر“
 کے سابق ایڈیٹر تاحی ٹھہر الدین ککل کی ایک نظم ۲۵ اکتوبر ۱۹۰۶ء کے اخبار ”بدر“ میں شائع
 ہوئی تھی جس کے دو شعر یہ ہیں :

امام اپنا عزیز و اس جہاں میں	غلام احمد ہڑادارا لاماں میں
غلام احمد ہے عرش رب اکبر	مکان اس کا ہے گویا مکان میں
محمد پھر آئے ہیں ہمس میں	اور آگے سے ہیں بڑھ کر کپڑاں میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکس	غلام احمد کو دیکھتے تارباں میں

(اخبار بدر ۲۵- اکتوبر ۱۹۰۶ء جلد نمبر ۳ صفحہ ۴)

یہ محض شعر بیان ہی پر امتداد والی شاعری نہیں ہے، بلکہ یہ اشعار شاعر نے خود مرزا غلام احمد
 صاحب کو ستائے اور انہیں لکھ کر پیش کئے، اور مرزا صاحب نے ان پر جزاک الشکر
 کر دیا وہی ہے چنانچہ تاحی ککل صاحب ۳۱ اگست ۱۹۰۶ء کے الفضل میں لکھتے ہیں :-

”وہ اس نظم کا ایک حصہ ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور میں پیش
 گئی اور خوش خط لکھے ہوئے قطع کی صورت میں پیش کی گئی اور حضور اسے اپنے ساتھ
 لے گئے۔ اس وقت کہیں تمہارا شعر پڑھا عرض نہ کیا، حالانکہ مولوی محمد علی
 صاحب (امیر جماعت لاہور) اور انھیں موجود تھے اور جہاں تک عاقلہ
 مدد کرتا ہے، بوثوق کہا جاسکتا ہے کہ اسے سنا ہے اور اگر وہ اس سے بوجہ مرور
 زمانہ انکار کریں تو یہ نظم ”بدر“ میں بھی اور شائع ہوئی۔ اس وقت ”بدر“
 کی پوزیشن وہی تھی بلکہ اس سے کچھ بڑھ کر جو اس عہد میں ”الفضل“ کی
 ہے حضرت مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر سے ان لوگوں کے تہانہ اور بے
 تکلفانہ تعلقات تھے۔ وہ خدا کے فضل سے زندہ موجود ہیں ان سے پوچھ لیں

اور خود کہہ دیں کہ آیا آپ میں سے کسی نے بھی اس پر ناراضی یا نا پسندیدگی کا اظہار کیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا شرفِ سماعت حاصل کرنے اور جزاک اللہ تعالیٰ کا صلہ پانے اور اس قلعے کو اندر خود بچانے کے بعد کسی کو حق ہی کیا پہنچا تھا کہ اس پر اعتراض کر کے اپنی کمزوری ایمان اور قلبِ عرفان کا ثبوت دیتا ؟

(الفضل جلد ۳۲ نمبر ۱۹۹ مورخہ ۲۲ اگست ۲۲ ص ۶ کالم ۱)

تک لکھتے ہیں :

” یہ شعر خطبہ الہامیہ کو پڑھ کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زہن میں کہا گیا اور ان کو مستجاب بھی دیا گیا اور چھاپا بھی گیا۔“

(ایضاً صفحہ ۶ کالم ۳، ۴)

اس سے واضح ہے کہ یہ محض سٹ مارٹن مبالغہ آرائی نہ تھی ، بلکہ ایک مذہبی عقیدہ تھا ، اور قبلِ بروزِ نبوت کے اعتقاد کا وہ لازمی نتیجہ تھا جو مرزا صاحب کے خطبہ الہامیہ سے ماخوذ تھا ، اور مرزا صاحب نے بذاتِ خود اس کی نہ صرف تصدیق بلکہ تحکیم کی تھی ، خطبہ الہامیہ کی جس عبارت سے شروع کرنے پر شعر اخذ کئے ہیں ، وہ یہ ہے ، ” مرزا صاحب لکھتے ہیں ، ” جس نے اس بات سے انکار کیا کہ نبی علیہ السلام کی بشت چمٹے ہزار سے تعلق رکھتی ہے ، جیسا کہ پانچویں ہزار سے تعلق رکھتی ہے۔“

تھی پس اس نے حق کا اور نبی قرآن کا انکار کیا بلکہ جی یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت چمٹے ہزار کے آخر میں ، یعنی ان دونوں میں بہ نسبت ان سالوں کے افزائی اور اکمل ادا شدہ ہے۔ بلکہ چودہویں رات کے چاند کی طرح ہے ، اس لئے حصار اور لڑنے والے گروہ کی محتاج نہیں ، اللہ اس لئے خدا تعالیٰ نے مسیح موعود کی بشت کے لئے صدیوں کے شمار کو رسولِ کریم کی ہجرت سے بدرجہ راقوں کے شمار کے مانند اختیار فرمایا تاکہ یہ شمار اس مرتبہ پر جو ترقیات کے تمام مرتبوں

سے کمال تمام مکتبہ، ولادت کرے؟

(خطبہ البیاض ص ۲۷۱، صفحہ ۱۹۰۲، مطبوعہ بدوہ)

اس سے معلوم ہوا کہ مرزا صاحب کا بروہی طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ جانا خود مرزا صاحب کا عقیدہ تھا جسے انہوں نے خطبہ البیاض کی مذکورہ بالا عبارت میں بیان کیا اسی کی تشریح کرتے ہوئے قاضی اکمل نے وہ اشعار کہے اور مرزا صاحب نے ان کی تصدیق و تحسین کی۔

ہر شخص کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ سکتا ہے

پھر بات یہیں پر ختم نہیں ہوتی، بلکہ مرزائی صاحبان کا عقیدہ اس سے بھی آگے بڑھ کر یہ ہے کہ صرف مرزا صاحب ہی نہیں، بلکہ ہر شخص اپنے روحانی مراتب میں ترقی کرتا ہوا (معاد) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ سکتا، چنانچہ مرزائوں کے غلیظہ دوم مرزا بشیر الدین محمود کہتے ہیں،

”یہ بالکل صحیح بات ہے کہ ہر شخص ترقی کر سکتا ہے اور بڑے سے بڑا درجہ

پا سکتا ہے، حتیٰ کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی بڑھ سکتا ہے؟“

(انفصافِ قادیان جلد ۱۰، نمبر ۱۰، سورہ ۱۶، ج ۱، ۱۹۲۲ء، صفحہ ۹، عنوان غلیظہ المریعہ کی ڈائری)

یہیں سے یہ حقیقت بھی کھل جاتی ہے کہ مرزائی صاحبان کی طرف سے بعض اوقات مسلمانوں کی ہمدردیاں حاصل کرنے کے لئے جو دھڑکیاں کیا جاتی ہیں کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین مانتے ہیں، اسکی اصلیت کیا ہے؟ خود مرزا صاحب اس کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

”اللہ جل شانہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صاحبِ خاتم بنایا ہے یعنی آپ

کو افاضہ کمال کے لئے مقرر ہی، جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی، اسی وجہ سے

آپ کا نام خاتم النبیین مقرر یعنی آپ کی پیروی کمالاتِ نبوت بخشتی ہے اور آپ کی

توجہ دے گا، نبی تراشیں ہے ادیہ قوتِ قدسہ کسی اور نبی کو نہیں ملی :

(حقیقۃ الوحی ص ۹۷ - مامشیر)

مطلی و ہرون کے مذکورہ بالا اعتقادات کے ساتھ مرزا صاحب کے نزدیک خاتم النبیین کا مطلب یہ ہے کہ آپ کے پاس افاضہ کمال کی ایسی ہوتی جو بالکل اپنے جیسے، بلکہ اپنے سے افضل و اعلیٰ نبی تراشتی تھی قرآن و حدیث، لغت عرب اور عقل انسانی کے ساتھ اس کھلے مذاق کی مثال بالکل ایسی ہے جیسے کوئی شخص یہ کہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ کے "معبود و امد" ہونے کا مطلب یہ ہے کہ کائناتِ عالم میں وہ تنہا ذات ہے۔ جس کی قوتِ قدسیہ خدا ترانی ہے اور اپنے جیسے خدا پیدا کر سکتی ہے اگر قرآن کریم کی آیات اور امت کے بنیادی عقائد کے ساتھ ایسی گستاخانہ دل لگی کرنے کے بعد بھی کوئی شخص دائرہ اسلام میں رہ سکتا ہے تو پھر روئے زمین کا کوئی انسان کافر نہیں ہو سکتا۔

دعوتِ نبوت کا منطقی نتیجہ

مرزا صاحب کا دعویٰ نبوت پچھلے صفحات میں روزِ بدشمن کی طرح واضح ہو چکا ہے اور

یہ یہ ادب ہے کہ خود مرزا صاحب کے اعتراض کے مطابق اس منظم نشان مبارک صریح ایک ہی نبی تراشتا گیا اور وہ مرزا غلام احمد صاحب نے فرماتے ہیں کہ اس حدتِ کثیرہ والی الہی اور امدِ فیض میں اس امت میں سے جو ہی ایک فرد مخصوص ہوا اور جس تندہی سے پہلے اولیاءِ اہلِ اقبال و انقلاب اس امت میں سے گزر چکے ہیں ان کو یہ حدتِ کثیرہ اس نعمت کا جہی دیا گیا۔ پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لیے میں ہی مخصوص کیا گیا ہوں۔

(حقیقۃ الوحی ص ۹۱)

یہ گھنے دنت مرزا صاحب کو یہ خیال بھی نہ آیا کہ خاتم النبیین جیسے کا مطلب ہے لہذا اس مہر سے کم از کم میں نبی تو تراشے جانے چاہیے تھے۔

قرآن، حدیث، اجماع اور تائیدِ سلسلہ کی روشنی میں یہ باطل ہے جو چاہے کہ جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعوے کرے، وہ اور اس کے متبعین کا فرار و ارتداد اسلام سے خارج ہیں۔

یہ صرف سلسلہ ہی کا نہیں، عقلِ عالم کا بھی فیصلہ ہے۔ مذاہبِ عالم کی تاریخ سے ادنیٰ واقفیت رکھنے والا ہر شخص اس بات کو تسلیم کرے گا کہ جب کبھی کوئی شخص نبوت کا دعویٰ کرتا ہے تو حق و باطل کی ہمیشہ سے قطع نظر، جتنے لوگ اس وقت موجود ہیں وہ فوراً دو گروہوں میں تقسیم ہو جاتے ہیں، ایک گروہ وہ ہوتا ہے جو اس شخص کی تصدیق کرتا ہے اور اسے سچا مانگتا ہے، اور دوسرا گروہ وہ ہوتا ہے جو اس کی تصدیق اور پیروی نہیں کرتا۔ ان دونوں گروہوں کو دنیا میں کبھی ہم مذہب قرار نہیں دیا گیا بلکہ ہمیشہ دونوں کو الگ الگ مذہبوں کا پیرو سمجھا گیا ہے۔ خود مرزا غلام احمد دینانی اس حقیقت کو تسلیم کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ:

”ہر نبی اور مامور کے وقت دو فتنے ہوتے ہیں ایک وہ جس کا نام معید رکھا ہے اور دوسرا وہ جو شقی کہلاتا ہے۔“

والفکر جلد ۲۸، دسمبر ۱۹۰۰ء، منقول از ملفوظات احمدیہ ص ۱۲۱ مطبوعہ احمدیہ کتب خانہ لاہور ۱۹۲۵ء
مذاہبِ عالم کی تاریخ پر نظر ڈالنے سے یہ حقیقت پوری طرح واضح گات ہے کہ دعوائے نبوت کے بانٹے ہوئے یہ دو فریق کبھی ہم مذہب نہیں کہلا سکتے، بلکہ ہمیشہ حریف مذہبوں کی طرح رہے ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تشریف آوری سے پہلے سارے بنی اسرائیل ہم مذہب تھے۔ لیکن جب حضرت عیسیٰ السلام تشریف لائے تو فوراً دو بڑے بڑے حریف مذہب پیدا ہو گئے ایک مذہب آپ کے ماننے والوں کا تھا جو بعد میں عیسائیت یا مسیحیت کہلایا اور دوسرا مذہب آپ کی تکذیب کرنے والوں کا تھا جو یہودی مذہب کہلایا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور

۱۔ یہ قرآن کریم کی اس آیت کی طرف اشارہ ہے جس میں انسانوں کی دو قسمیں قرار دی ہیں ایک شقی یعنی کافر اور دوسری سعید یعنی مسلمان جو پہلی قسم کو جہنمی اور دوسری کو جنتی قرار دیا گیا ہے، ”اور اشارہ ہے قبضہ شقی و سعید الخ“

آپ کے متبعین اگرچہ کچھ تمام انبیاء علیہم السلام پر ایمان رکھتے تھے، لیکن یہودیوں نے کبھی ان کو اپنا ہم مذہب نہیں سمجھا اور نہ عیسائیوں نے کبھی اس بات پر اصرار کیا کہ انہیں یہودیوں میں شامل سمجھا جائے۔ اسی طرح جب سرکارِ دو عالم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو آپ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سمیت کچھ تمام انبیاء علیہم السلام کی تصدیق کی اور قورات، زبور اور انجیل میں خود پر ایمان لائے۔ اس کے باوجود نہ عیسائیوں نے آپ اور آپ کے متبعین کو اپنا ہم مذہب سمجھا، اور نہ مسلمانوں نے کبھی یہ گمشدگی کی کہ انہیں عیسائی کہا اور سمجھا جائے، پھر آپ کے بعد جب سیدنا کہنے اب نے نبوت کا دعویٰ کیا تو اس کے متبعین مسلمانوں کے حریف کی حیثیت سے مقلبے پر آئے اور مسلمانوں نے بھی انہیں امتِ مسلمہ میں سے بالکل الگ ایک مستقل مذہب کا حامل قرار دے کر ان کے غلات جہاد کیا حالانکہ سید کذاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا منکر نہیں تھا، بلکہ اس کے یہاں حواذانِ دی ہوائی تھی اس میں اشعثان محمد اور رسول اللہ کا لکھ شامل تھا۔ تاریخ طبری میں ہے کہ :

وكان يؤذن للنبي صلى الله عليه وسلم ويشهد
في الأذان أن محمد رسول الله وكان الذي يؤذن له
عبد الله بن النخاعة وكان الذي يقيم له
حجس بن عمير .

سید نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر اذان دیتا تھا اور اذان میں اس بات کی شہادت دیتا تھا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور اس کا مؤذن عبد اللہ بن النخاعة تھا اور قامت کہنے والا حجیر بن عمیر تھا۔

(تاریخ طبری ص ۳۵۲۴)

مذہبِ عالم کی یہ تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ کسی قدر نبوت کو ماننے والے اور اس کی تحریف کرنے والے کبھی ایک مذہب کے سلب میں جمع نہیں ہوئے۔ لہذا سرِ انعام احمد قادیانی

کے دعوے نبوت کا یہ سو فیصد منطقی نتیجہ ہے کہ جو فریق ان کو سچا اور ساموں کا مہتمم ہے وہ ان لوگوں کے مذہب میں شامل نہیں ہو سکتا جو ان کے دعووں کی تکذیب کرتا ہے۔ ان دونوں فریقوں کو ایک دین کے پرچم تلے جمع کرنا صرف قرآن و سنت اور اجماع اُمت ہی سے نہیں، بلکہ مذاہب کی پوری تاریخ سے بغاوت کے مراد ہے۔

مرزائی صاحبان کی جماعت لاہور کے امیر محمد علی لاہوری صاحب نے ۱۹۰۶ء کے ریویو آف ریلیجز (انگریزی) میں اسی حقیقت کی طرف اشارہ کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں:-

"The Ahmadiyya movement stands in the same relation to Islam in which christianity stood to judaism."

دستور از مہتمم راولپنڈی کے مطبوعہ دارالفضل قادیان و تبدیلی عقائد مؤلفہ محمد اسماعیل قادیانی ص ۱۳ مطبوعہ جامعہ یکتاب گھر کراچی)

یعنی "احمدیت کی تحریک اسلام کے ساتھ وہی نسبت رکھتی ہے جو عیسائیت کو یہودیت کے ساتھ تھی"

کیا عیسائیت اور یہودیت کو کوئی انسان ایک مذہب قرار دے سکتا ہے!

خود مرزائیوں کا عقیدہ کہ وہ الگ ملت ہیں

مرزائی صاحبان کو اپنی یہ پوزیشن خود تسلیم ہے کہ ان کا اور ستر کروڑ مسلمانوں کا مذہب

لے یہ مرزائی صاحبان کی دونوں جماعتوں کا باہمی تحریری مباحثہ جو دونوں کے خبر کی خیر پر مشتمل کیا گیا تھا۔ لہذا اس میں جو باتیں منقول ہیں وہ دونوں جماعتوں کے نزدیک مستند ہیں۔

ایک نہیں ہے، وہ اپنی بے شمار تقریریں اور تحریروں میں اپنے اس عقیدے کا برملا اعلان کر چکے ہیں کہ جن مسلمانوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کے دعویٰ پر ایمان کی تکذیب کی ہے وہ سب دائرہ اسلام سے خارج اور کافر ہیں۔ اس سلسلے میں ان کی مذہبی کتابوں کی تصدیقات بھی ذیل ہیں :

مرزا غلام احمد صاحب کی تحریریں

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب اپنے خطبہ الہامیتہ میں جس کے بارے میں ان کا دعویٰ ہے کہ وہ پورے کائنات پر اندلیع الہام نازل ہوا تھا۔ کہتے ہیں :

وَاتَّخَذْتُ رُوحَانِيَّتُ بَيْنَاخِيَةِ الرَّسُلِ مَظْهَرًا مِنْ اَمْتِهِ
لَتَبْلُغَ كَمَالَ ظَهْرِهَا وَغَلَبَةَ قُدْرَتِهَا كَمَا كَانَ وَعْدُ اللَّهِ
فِي الْكِتَابِ الْبَيِّنِ فَأَنَا ذَلِكَ الْمَظْهَرُ الْمَعْرُودُ وَالنُّورُ الْمَعْرُودُ
فَامِنْ وَلَا تَكُنْ مِنَ الْكَافِرِينَ دَانِ شُئْتُ فَاقْرَأْ سُورَةَ
تَعَالَى هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْمَعْدَى كَذِبِ الْحَقِّ
لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ .

اور خیر الرسل کی روحانیت نے اپنے ظہور کے کمال کے لیے اور اپنے نور کے غلبے کے لیے ایک منہر اختیار کیا جیسا کہ خدا تعالیٰ نے کتاب میں وعدہ فرمایا تھا پس میں وہی منہر ہوں، پس ایمان لاؤ کہ وہ کافروں سے مت جدا اگر چاہتے تو اس خدا تعالیٰ کے قول کو پڑھ ہوا الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْمَعْدَى الْحَقِّ

(خطبہ الہامیتہ مترجم مصنف ۱۹۰۱ء مطبوعہ جامعہ ص ۲۶۶)

اور حقیقت الہی میں مرزا صاحب کہتے ہیں :

وہ کافر کا لفظ مومن کے مقابلے پر ہے اور کفر و قسم پر ہے۔ (۱) ایک یہ کفر کہ

ایک شخص سیدہ م ہے ہی انکار کرتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کا رسول نہیں مانتا۔ (دوم) دوسرے یہ کفر کہ مثلاً وہ مسیح موعود کو نہیں مانتا اور اس کو باوجود تمام جنت کے جہنم ماننا ہے جس کے ماننے اور تپا جلتے کے بارے میں خدا اور رسول نے تائید رکھی ہے اور پہلے نبیوں کی کتاب میں بھی تائید پائی جاتی ہے۔ پس اس لیے کہ وہ خدا اور رسول کے فرمان کا منکر ہے، کافر ہے اور اگر فوسے دیکھا جائے تو دونوں قسم کے کفر ایک ہی قسم میں داخل ہیں، کیونکہ جو شخص باوجود شناخت کر لینے خدا اور رسول کے حکم کو نہیں مانتا وہ بموجب نص صریح صریحہ قرآن اور حدیث کے خدا اور رسول کو بھی نہیں مانتا۔

(حقیقۃ الہی صفحہ ۱۷۹، ۱۸۰، مستفہ ۱۹۰۶، مطبوعہ طبع اول ۱۹۰۷ء)

اسی کتاب میں ایک اور جگہ کہتے ہیں :

”یہ عجیب بات ہے کہ آپ کافر کہنے والے اور زمانے والے کو دو قسم کے انسان ٹھہراتے ہیں، حالانکہ خدا کے نزدیک ایک ہی قسم ہے، کیونکہ جو شخص جگہ نہیں مانتا وہ اسی وجہ سے نہیں مانتا کہ وہ بے مغزی قرار دیتا ہے۔“
آجے لکھتے ہیں :

”علامہ اس کے جگہ نہیں مانتا وہ خدا اور رسول کو بھی نہیں مانتا کیونکہ میری نسبت خدا اور رسول کی پہلی گواہی موجود ہے۔“
مزید لکھتے ہیں :

”خدا نے میری سچائی کی گواہی کے لئے تین ناکہ سے زیادہ آسمانی نشان ظاہر کیے اور آسمان پر کسوف خسوف رمضان میں ہوا، اب جو شخص خدا اور رسول کے بیان کو نہیں مانتا اور قرآن کی تکذیب کرتا ہے اور خدا تعالیٰ کے نشانوں کو دیکھتا ہے اور سمجھتا ہے کہ باوجود صدائے حق کے مغزی ٹھہرا رہا ہے تو وہ مومن کیونکر ہو سکتا ہے

اللہ اگر وہ مومن ہے تو میں بوجہ افترا کرنے کے کافر ٹھہراؤ۔“

(حوالہ بالا ص ۱۶۳، ۱۶۴)

ڈاکٹر عبدالحکیم خاں کے نام اپنے خط میں مرزا صاحب لکھتے ہیں،
 ”خدا تعالیٰ نے مسیح پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی
 ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے۔“

(حقیقۃ الوحی ص ۱۶۳)

نیز ”معیار الاخبار“ میں مرزا صاحب اپنا ایک الہام اس طرح بیان کرتے ہیں،
 ”جو شخص تیری پیروی نہ کرے مگر اور تیری بیعت میں داخل نہ ہوگا اور صرف
 تیرا مخالف رہے گا وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا جہنمی ہے۔“
 (استہدای معیار الاخبار ص ۸ مطبوعہ منیہ اسلام پریس قادیان ۲۵ مئی ۱۹۰۰ء)
 نزول مسیح میں لکھتے ہیں،

”جو مسیح مخالف تھے ان کا نام عیسائی اور یہودی اور مشرک رکھا گیا۔“

(نزول مسیح ص ۱۱۱ مطبوعہ اول مطبع منیہ اسلام قادیان ۱۹۰۹ء)

اور اپنی کتاب الہدیٰ میں اپنے انکار کو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کے مساوی
 قرار دیتے ہوئے رقمطراز ہیں،

”فی الحقیقت وہ شخص بڑے ہی بد بخت ہیں اور انس و جن میں ان سا کوئی بھی
 بظاہر نہیں ایک وہ جہنم نے خاتم الانبیاء کو نہ مانا، دوسرا وہ خاتم الخلفاء (یعنی
 بزرگ خود مرزا صاحب) پر ایمان نہ لایا۔“

(الہدیٰ ص ۵۵ و ۵۶ لایان قادیان ۱۹۰۲ء)

اور انجیل اتم میں لکھتے ہیں،

”اب ظاہر ہے کہ انہی الہامات میں میری نسبت بار بار بیان کیا گیا ہے کہ یہ

خُذَا کَافِرْسَانَهُ، خُذَا کَا مَآثُورَ، خُذَا کَا اِیْمَانَ اور خُذَا کَا طَرَفَ سے آیا ہے، جو کچھ کہتا ہے، اس پر ایمان لاؤ اور اس کا دشمن جیسی ہے۔

(انجام آتم ص ۲۲ مطبوعہ قادیان ۱۹۲۲ء)

نیز اخبارِ جلد ۲۴ مئی ۱۹۰۸ء میں لکھا ہے کہ در حضرت مسیح موعود ایک شخص نے سوال کیا کہ جو لوگ آپ کو کافر نہیں کہتے، ان کے پیچھے نہ پڑھنے میں کیا حرج ہے؟

اس کا طویل جواب دیتے ہوئے آخر میں مرزا صاحب فرماتے ہیں،
 وہ ان کو چلیے کر ان مولویوں کے بارے میں ایک لمبا اشتہار شائع کر دیں کہ یہ سب کافر ہیں کیونکہ انہوں نے ایک مسلمان کو کافر بنایا۔ تب میں ان کو مسلمان سمجھوں گا بشرطیکہ ان میں کوئی نفاق کا شبہ نہ پایا جائے اور خُذَا کَا کُھلے کُھلے سمجھو اس کے کذب نہ سہل، ورنہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الْمَدَائِرِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ یعنی منافق دوزخ کے نیچے کے طبقے میں ڈالے جائیں گے۔

(اخبارِ جلد ۲۴ مئی ۱۹۰۸ء سنوئل از مجموعہ فتاویٰ احمدیہ ص ۳۰۷ جلد ۱)

مرزائی خلیفہ اول حکیم نور الدین کے فتوے

مرزائی صاحبان کے پہلے خلیفہ جن کی خلافت پر مدظلِ مرزائی مردِ پستِ شغف تھے، فرماتے ہیں۔
 وہ ایمان بالرسول اگر نہ جو تو کوئی شخص مومن مسلمان نہیں ہو سکتا اور اس ایمان بالرسول میں کوئی تخصیص نہیں، عام ہے، خواہ وہ نبی پہلے آئے یا بعد میں آئے، ہندوستان میں ہوں یا کسی اور ملک میں کسی مأمورِ مین اللہ کا انکار کفرِ جہالت ہے۔ ہمارے مخالفت حضرت مرزا صاحب کی مأموریت کے مشک ہیں۔ بتاؤ کہ یہ یا اختلافِ فردی کیونکر ہوا؟

مجموعہ فتاویٰ احمدیہ ص ۲۷۵ جلد ۱ بحوالہ الحکم ۱۵۱ مورخہ ۱۹۱۱ء

نیز ایک اور موقع پر کہتے ہیں :

”محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منکر یہود و نصاریٰ اللہ کو مانتے ہیں، اللہ تعالیٰ کے رسولوں اکتاہوں و فرشتوں کو مانتے ہیں کیا اس انکار پر کافر ہیں یا نہیں؟ کافر ہیں۔ اگر اسرائیلی مسیح رسول کا منکر کافر ہے تو محمدی مسیح رسول کا منکر کیوں کافر نہیں؟ اگر اسرائیلی مسیح موعی کا خاتمہ تھا تو یا خلیفہ یا متبع ایسا ہے کہ اس کا منکر کافر ہے تو محمد رسول اللہ متفقہ علیہ وسلم کا خاتمہ تھا تو یا خلیفہ یا متبع کیوں ایسا نہیں کہ اس کا منکر بھی کافر ہو۔ اگر وہ ایسا تھا تو اس کا منکر کافر ہے تو یہ مسیح بھی کسی طرح کم نہیں؟“

مجموعہ فتاویٰ احمدیہ ص ۳۸۵ ج ۱۔ بحوالہ الحکم ۱۵۱ جلد ۱ مورخہ ۱۹۱۲ء و ۲۸ مئی ۱۹۱۲ء

خلیفہ دوم مرزا محمود احمد کے فتاویٰ

اور مرزائی صاحبان کے خلیفہ دوم مرزا بشیر الدین محمود صاحب کہتے ہیں :

”جو شخص غیر احمدی کو بدستہ دیتا ہے وہ یقیناً حضرت مسیح موعودؑ کو نہیں سمجھتا اللہ نہ یہ جانتا ہے کہ احمیت کیا چیز ہے؟ کیا کوئی غیر احمدیوں میں ایسا بے دین ہے جو کسی ہندو یا عیسائی کو اپنی لڑکی دے دے اور لوگوں کو تم کافر کہتے ہو۔ مگر اس معاملہ میں وہ تم سے لپٹے رہے کہ کافر ہو کر بھی کسی کافر کو لڑکی نہیں دیتے مگر تم احمدی کہلا کر کافر کو دیتے ہو؟ کیا اس لیے دیتے ہو کہ وہ تمہاری قوم کا بھرتا ہے؟ مگر جس دن سے کہ تم احمدی ہوئے تمہاری قوم تو احمدی ہو گئی شناخت اور امتیاز کے لیے اگر کوئی پوچھے تو اپنی ذات یا قوم بتا سکتے ہو۔ ورنہ اب تو تمہاری قوم اجوت تمہاری ذات احمدی ہی ہے پھر احمدیوں کو چھوڑ کر غیر احمدیوں کیوں قوم تلاش کرتے ہو، مومن کا تو یہ کام ہوتا ہے کہ جب حق آجائے تو باطل کو چھوڑ دیتا ہے؟“

(حکومت، اندام مرزا بشیر احمد بن محمد صفحہ ۴۶، ۴۷ مطبوعہ اشرفیہ اسلامیہ)

نیز انوار خلافت میں فرماتے ہیں :

۱۔ چہاں یہ فرض ہے کہ ہم غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں اور ان کے پیچھے نماز نہ پڑھیں، کیونکہ ہمارے نزدیک وہ خدا تعالیٰ کے ایک نبی کے منکر ہیں۔ یہ دین کا معاملہ ہے اس میں کسی کا اپنا اختیار نہیں کہ کچھ کر سکے۔

(انوار خلافت ص ۹۰ مطبوعہ امرتسر ۱۹۱۴ء)

اداسینہ صداقت میں تو یہاں تک لکھتے ہیں کہ جن لوگوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کا نام تک نہیں سنا وہ بھی کافر ہیں، فرماتے ہیں :

”کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود کا نام بھی نہ سنا ہو، کافر اور دائرہ سلیم سے خارج ہیں۔“

(اداسینہ صداقت ص ۳۵ منقول از مباحثہ راولپنڈی ص ۲۵۲ مطبوعہ قادیان)

مرزا بشیر احمد، ایم اے کے اقوال

ادام مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کے منجملے بیٹے مرزا بشیر احمد ایم اے لکھتے ہیں :

۱۔ ہر ایک ایسا شخص جو موسیٰ کو ماننے سے منکر عیسائی ۲ کو نہیں مانتا، یا عیسائی کو مانتا ہے مگر محمد کو نہیں مانتا اور یا محمد کو مانتا ہے، پر مسیح موعود کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر، بلکہ پکا کافر اور دائرہ سلیم سے خارج ہے۔“

(دکتر الفضل ص ۱۱۰ مندرجہ دیوبند و بیخبر جلد ۱۱۰ الفہرہ، ۱۴ مارچ داپریل ۱۹۱۵ء)

اسی کتاب میں دوسری جگہ لکھتے ہیں :

”مسیح موعود کا یہ دعوے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک مامور ہے اور کہ اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ہم کلام کرتا ہے۔ دو حالتوں سے خالی نہیں یا تو وہ نعوذ باللہ

اپنے دعوے میں جھٹکے اور محض افتراء علی اللہ کے طور پر دعویٰ کرتا ہے تو ایسی صورت میں نہ صرف وہ کافر بلکہ بڑا کافر ہے، اور یا مسیح موعود اپنے دعویٰ 'الہام میں سچا ہے اور خدا ہیچ گناہ اس سے ہم کلام ہوتا تھا تو اس صورت میں بلاشبہ یہ کفر الکا کرنے والے پر پڑے گا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں خود فرمایا ہے پس اب تم کو اختیار ہے کہ یا مسیح موعود کے منکر دل کو مسلمان کہہ کر مسیح موعود پر کفر کا فتوے لگاؤ، اور یا مسیح موعود کو سچا مان کر اس کے منکر دل کو کافر جانو۔ یہ ہیں دو سکنے کہ تم دونوں کو مسلمان سمجھو، کیونکہ آیت کریمہ صاف بتا رہی ہے کہ اگر مدعی کا فسہ نہیں ہے تو کذب ضرور کافر ہے، پس خدا را اپنا اتفاق چھوڑو اور دل میں کوئی فیصلہ کر دو۔

(دکڑا الفضل صفحہ ۲۳ مندرجہ ریویو آف ریجنز جلد ۱۱ مارچ ۱۹۱۵ء)

محمد علی لاہوری صاحب کے اقوال

محمد علی لاہوری صاحب (امیر جماعت لاہور) انگریزی ریویو آف ریجنز میں لکھتے ہیں،

The Ahmadiyya movement stands in the same relation to Islam in which Christianity stand to Judaism.

یعنی احمدی تحریک اسلام کے ساتھ وہی رشتہ رکھتی ہے جو عیسائیت کا یہودیت کے ساتھ تھا۔

در منقول از مباحثہ راولپنڈی مطبوعہ قادیان میں ۲۶ و تبدیلۃً محمد مودعہ عمیل قادیانی (م) اس میں محمد علی لاہوری صاحب نے "احمدیہ" کو "اسلام" سے اسی طرح الگ مذہب قرار دیا ہے جس طرح عیسائیت یہودیت سے بالکل الگ مذہب ہے۔

نیز دیویو آف ریجنز جلد ۵ ص ۳۱۸ میں لکھتے ہیں :

”مافسوس ان مسلمانوں پر جو حضرت مرزا مسیح کی مخالفت میں ان سے ہو کر انہی اعتراضات کو دہرا رہے ہیں جو عیسائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کرتے ہیں۔ بعینہ اسی طرح جس طرح عیسائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت میں ان سے ہو کر ان اعتراضوں کو مضبوط کر رہے ہیں اور دہرا رہے ہیں جو یہودی حضرت عیسیٰؑ پر کرتے تھے۔ سچے بنی کا یہی ایک بڑا بھاری امتیازی نشان ہے کہ جو اعتراض اس پر کیا جائے گا وہ سارے خیال پر پڑے گا جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ جو شخص ایسے مامورین اللہ کو رد کرتا ہے وہ گویا کل سلسلہ نبوت کو رد کرتا ہے۔“

(منقول از تبذیر عقائد مؤلف محمد امجد صاحب قادیانی ص ۱۴۱)

یہاں یہ واضح رہے کہ مرزا غلام احمد صاحب یا ان کے متبعین کی حیا تو میں کہیں کہیں غفلت اپنے مخالفین کے لیے مسلمانوں کا لفظ استعمال ہو گیا ہے اسکی حقیقت بیان کرنے سے ہر نے ملک محمد علی احمد صاحب قادیانی دیویو آف ریجنز کے ایک مضمون میں لکھتے ہیں :

”آپ نے اپنے منکران کو ان کے ظاہری نام کی وجہ سے مسلمان لکھا ہے، کیونکہ

عرب نام کی وجہ سے جب ایک نام مشہور ہو جائے تو پھر خواہ حقیقت اس میں مرچ

نہ بھی رہے اسے اسی نام سے پکارا جاتا ہے۔

محمد احمد دہلوی کے امتیازی مسائل مندرجہ دیویو آف ریجنز ص ۱۱۹ جلد ۱ نمبر ۶ ص ۳۸)

مسلمانوں سے عملی قطع تعلیق

مذکورہ بالا عقائد ملک بنا پر مرزائی صاحبان نے خود اپنے آپ کو ایک الگ ملت قرار

دے دیا، اور جیسا کہ پہلے عرض کیا جا چکا ہے، ان کا یہ طرز عمل مرزا غلام احمد صاحب کے

دعویٰ اور تحریروں کا بالکل متضاد نتیجہ ہے۔ چنانچہ انہوں نے مسلمانوں کے پیچھے نماز پڑھنے

ان کے ساتھ شادی بیاہ کے نفقہ قلم کرنے اور ان کی نماز جنازہ کا کریمیک بالکل رعایت کر دی۔

غیر احمدی کے پیچھے نماز

چنانچہ مرزا غلام احمد صاحب نے لکھا ہے کہ :-

”تکفیر کرنے والے اور تہذیب کی راہ اختیار کرنے والے ہاک شدہ قوم ہے اس لئے اس لائق نہیں ہیں کہ میری جماعت میں سے کوئی شخص ان کے پیچھے نماز پڑھے۔ کیا زندہ مردہ کے پیچھے نماز پڑھ سکتے ہیں؟ پس یاد رکھو کہ حبیب خدا نے مجھے اطلاع دی ہے تمہارے پر حرام ہے اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر اور کذاب یا مرتد کے پیچھے نماز پڑھو۔ بلکہ چاہیے کہ تمہارا وہی امام ہو جو تم میں سے ہو۔ اسی کی طرف حدیث بخاری کے ایک پہلو میں اشارہ ہے کہ **اِمَامُكُمْ مِنْكُمْ** یعنی جب مسیح نازل ہوگا تو تمہیں دوسرے فرقوں کو جو مولے سلطنت کرتے ہیں، بجلی ترک کرنا پڑے گا اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔ پس تم ایسا ہی کرو۔ کیا تم چاہتے ہو کہ خدا کا الزام تمہارے سر پر ہو اور تمہارے اعمال حبط ہو جائیں؟

(تحفہ گوڑیہ ص ۲۸ حاشیہ صفحہ ۱۹۰۲، مطبوعہ مطبع جدید برہہ)

غیر احمدیوں کے ساتھ شادی بیاہ

مرزا بشیر الدین محمود (خلیفہ دوم قادیانی صاحبان) لکھتے ہیں :-

”حضرت مسیح موعودؑ نے اس احمدی پر سخت ناراضگی کا اظہار کیا ہے جو اپنی لڑکی غیر احمدی کو دے۔ آپ سے ایک شخص نے بار بار پوچھا کہ کئی قسم کی مجبور یوں کو پیش کیا، لیکن آپ نے اس کو یہی فرمایا کہ رشک کو بٹھلے رکھو، لیکن قیس احمدیوں میں نہ دو۔ آپ کی وفات کے بعد اس نے قیس احمدیوں کو رشک دے دی تو حضرت خلیفہ اولؑ نے

اس کو احمدیوں کی امامت سے ہٹا دیا، اور جماعت سے خارج کر دیا، اس اپنی خلافت کے چھ سالوں میں اس کی توبہ قبول نہ کی۔ باوجودیکہ وہ بار بار توبہ کرتا رہا، اب میں نے اس کی سچی توبہ دیکھ کر قبول کر لیا ہے۔“

(الہامی خلافت، از مرزا بشیر الدین صاحب، مطبوعہ امرتسر، ۱۹۱۲ء)

آگے لکھتے ہیں،

”میں کسی کو جماعت سے نکلنے کا مادی نہیں لیکن اگر کوئی اس حکم کے خلاف کریگا تو میں اس کو جماعت سے نکال دلاں گا۔“

(حوالہ بالا)

البتہ مسلمانوں کی لڑکیاں لینے کو تو دینی مذہب میں جائز قرار دیا گیا ہے، اسکی وجہ بیان کرتے ہوئے مرزا غلام احمد کے دو سرے صاحبِ ستادے مرزا بشیر احمد لکھتے ہیں کہ،
”وہ اگر کہو کہ ہم کو ان کی لڑکیاں لینے کی اجازت ہے تو میں کہتا ہوں نصاریٰ کی لڑکیاں لینے کی بھی اجازت ہے۔“

(ذکرہ، الفصل ص ۱۶۹، مندرجہ دیوبند جلد ۴، انبرج)

غیر مسلموں کی نماز جنازہ

مرزا بشیر الدین لکھتے ہیں،

”وہ اب ایک اور سوال رہ جاتا ہے کہ غیر احمدی حضرات مسیح موعود کے منکر ہوئے، اسلئے ان کا جنازہ نہیں پڑھنا چاہئے۔ لیکن اگر کسی غیر احمدی کا چھوٹا بچہ مر جائے تو اس کا جنازہ بھی نہ پڑھا جائے۔ وہ تو مسیح موعود کا منکر نہیں۔ میں یہ سوال کرنے والے سے پوچھتا ہوں کہ اگر یہ بات درست ہے تو پھر ہندوؤں اور مسیحیوں کے بچوں کا جنازہ کیوں نہیں پڑھا جاتا؟ اور کتنے لوگ ہیں جو ان کا جنازہ پڑھتے

ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ جو ماں باپ کا مذہب ہوتا ہے۔ شریعت دہی مذہب اس کے بچے کا قرار دیتی ہے پس میر احمدی کا بچہ بھی میر احمدی ہی ہوتا۔ اسلئے اس کا جنازہ بھی نہیں پڑھنا چاہیے۔

(انوارِ خلافت ص ۹۳ مطبوعہ اترسہ ۱۹۱۶ء)

قائدِ اعظم کی نمازِ جنازہ

چنانچہ اپنے مذہب اور غلیضہ کے حکم کی تعمیل میں چودھری ظفر اللہ خان صاحب سبانی وزیر خارجہ پاکستان نے قائدِ اعظم کی نمازِ جنازہ میں بھی شرکت نہیں کی۔ بنیر انکوائری کمیشن کے سامنے تو اسکی وجہ انہوں نے یہ بیان کی کہ :

”نمازِ جنازہ کے امام مولانا شبیر احمد عثمانی احمدیوں کو کافر، مرتد اور واجب القتل قرار دے چکے تھے، اسلئے میں اس نماز میں شریک ہونے کا فیصلہ نہ کر سکا جن کی امامت مولانا کر رہے تھے۔“

(رپورٹ تحقیقاتِ عدالت پنجاب ص ۲۱۲)

لیکن عدالت سے باہر جب ان سے یہ بات پوچھی گئی کہ آپ نے قائدِ اعظم کی نمازِ جنازہ کیوں ادا نہیں کی؟ تو اس کا جواب انہوں نے یہ دیا :

”آپ مجھے کافر حکومت کا مسلمان وزیر سمجھیں یا مسلمان حکومت کا کافر نوکر؟“

(زمیندار لاہور ۸ فروری ۱۹۵۵ء)

جب اخبارات میں یہ واقعہ منظرِ عام پر آیا تو جماعتِ ربوہ کی طرف سے اس کا یہ جواب

دیا گیا کہ :

”جناب چودھری محمد ظفر اللہ خان صاحب پر ایک اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ آپ نے قائدِ اعظم کا جنازہ نہیں پڑھا۔ تمام دنیا جانتی ہے کہ قائدِ اعظم احمدی تھے لہذا

جماعت احمدیہ کے کسی فرد کا ان کا جنازہ نہ پڑھنا کوئی قابلِ اعتراض بات نہیں۔

{ ٹریکٹ ۲ بعنوان "احادیث علماء کی مانت گئی" کا نمونہ تاخیر و مہم
نشر و اشاعت تقاضا کرتا ہے و تبلیغ صدرا نجمن احمدیہ ربوہ تبلیغ حبیب }

اور قادیانی اخبار "الافضل" کا جواب یہ تھا کہ :

وہ کہ یہ حقیقت نہیں کہ ابو طالب بھی قادیانیوں کی طرح مسلمانوں کے بہت بڑے
مُسن تھے، مگر نہ مسلمانوں نے آپ کا جنازہ پڑھا اور نہ رسولِ خدا نے !

(الافضل، ۲۸ اکتوبر ۱۹۵۲ء)

بعض لوگ چودھری غفر اللہ عنہ خان صاحب کے اس طرزِ عمل پر اظہارِ تعجب کرتے ہیں، لیکن
حقیقت یہ ہے کہ اس میں تعجب کا کوئی موقع نہیں۔ انہوں نے جو دین اختیار کیا تھا یہ اس کا لازماً
تھا۔ مثلاً ان کا دین ان کا مذہب اللہ کی اُمت ان کے عقائد ان کے افکار ہر چیز مسلمانوں
سے نہ صرف مختلف بلکہ ان سے بالکل متضاد ہے، ایسی صورت میں وہ قادیانیوں کی نماز جنازہ کیوں
پڑھتے؟

خود اپنے آپ کو الگ اقلیت قرار دینے کا مطلب

مذکورہ بالا توضیحات سے یہ بات دور اور دو چار کی طرح کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ مرزائی
مذہب مسلمانوں سے بالکل الگ نہ رہتا ہے جس کا اُمتِ مسلمہ سے کوئی تعلق نہیں، اور اپنی
یہ پوزیشن خود مرزائیوں کو مستم ہے کہ ان کا اللہ مسلمانوں کا مذہب ایک نہیں ہے اور وہ مسلمانوں
کے تمام مکاتیبِ شکر سے الگ ایک مستقل اُمت ہے۔ چنانچہ انہوں نے غیر منقسم ہندوستان
میں اپنے آپ کو سیاسی طور پر بھی مسلمانوں سے الگ ایک مستقل اقلیت قرار دینے کا مطالبہ
کیا تھا۔ مرزا بشیر الدین محمود کہتے ہیں :

دین نے اپنے نمائندے کی مدافعت ایک بڑے ذمہ دار انگریز افسر کو کھنوا بھیجا کہ
پارسیوں اور عیسائیوں کی طرح ہمارے حقوق بھی تسلیم کئے جائیں جن پر اس افسر
نے کہا کہ وہ قوتِ اقلیت ہیں اور تم ایک مذہبی فرقہ ہو، اس پر میں نے کہا کہ پارسی اور
عیسائی بھی تو مذہبی فرقہ ہیں۔ جس طرح ان کے حقوق علیحدہ تسلیم کئے گئے ہیں، اسی طرح
ہمارے بھی کئے جائیں۔ تم ایک پارسی پیش کر دو، اس کے مقابلے میں دو دو احمدی
پیش کرنا جاؤں گا۔

(مرزا بشیر الدین محمود کا بیان مندرجہ الفضل "۳۱" اکتوبر ۱۹۴۹ء)

کیا اس کے بعد بھی اس مطالبے کی معقولیت میں کسی انصاف پسند انسان کو کوئی ادنیٰ شبہ باقی
رہ سکتا ہے کہ مرزائی امت کو سرکاری سطح پر غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے؟

مرزائی بیانات کے بارے میں ایک ضروری تنبیہ

یہاں ایک اور اہم حقیقت کی طرف توجہ دلانا از بس ضروری ہے اور وہ یہ کہ مرزائی صاحبان
کا توئے سالہ طرزِ عمل یہ بتاتا ہے کہ وہ اپنے جماعتی مفادات کی خاطر بے ادغات صریح غلطیائی
سے بھی نہیں بچ سکتے۔ چھپے ان کی وہ واضح اور غیبی مہم تحریریں پیش کی جا چکی ہیں جن میں انہوں نے
مسلمانوں کو کھلم کھلا کافر قرار دیا ہے۔ اور عینی تحریریں بھیچے پیش کی گئی ہیں۔ اس سے زیادہ
مزید پیش کی جاسکتی ہیں، لیکن اپنی تقریر و تحریر میں ان گنت مرتبان صریح اعلانات کے باوجود متبر
انکوائری کمیٹی کے سوال کے جواب میں ان دونوں جماعتوں نے یہ بیان دیا کہ ہم غیب احمدیوں
کو کافر نہیں سمجھتے۔

ان کا یہ بیان ان کے حقیقی عقائد اور سابقہ تحریرات سے اس قدر متضاد تھا کہ متبر انکوائری
کمیٹی کے جج صاحبان بھی اسے صحیح قرار نہ کر سکے۔ چنانچہ وہ اپنی رپورٹ میں لکھتے ہیں:۔
ہم اس مسئلے پر کہ آیا احمدی دوسرے مسلمانوں کو ایسا کافر سمجھتے ہیں جو دائرہ اسلام

سے خارج ہے؟ احمدیوں نے ہمارے سامنے یہ موقع ظاہر کیا ہے کہ ایسے لوگ کافر نہیں ہیں، اور فقط کفر جو احمدی مٹ چکے ہیں ایسے اشخاص کے لیے استعمال کیا گیا ہے اس سے کفر خفی یا انکار مقصود ہے یہ ہرگز کبھی مقصود نہیں ہوا کہ ایسے اشخاص دائرہ اسلام سے خارج ہیں، لیکن ہم نے اس موضوع پر احمدیوں کے بے شمار ابقاعا عنانات دیکھے ہیں اور ہمارے نزدیک ان کی کوئی تعبیر اسکے سوا ممکن نہیں کہ مرزا غلام احمد کے نہ ملنے والے دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔“

(پنجاب کی تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ اردو ص ۱۲۷-۱۲۸)

چنانچہ جب تحقیقات کی مثال گئی تو وہی سابقہ تحریریں جن میں مسلمانوں کو برکات کافر کہا گیا تھا پھر شائع ہوئی شروع ہو گئیں، کیونکہ وہ تو ایک وقتی جال تھی جس کا اصل مقصد سے کوئی تعلق نہیں تھا۔

یہی حال سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری پیغمبر ہونے کا ہے کہ مرزائی پیشواؤں کی ایسی حرکتیں تحریروں کا ایک انبار موجود ہے جس میں انہوں نے اپنے اس عقیدے کا برملا اعلان کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبیوں کی آمد بند نہیں ہوئی بلکہ آپ کے بعد بھی بنی پیدا ہو سکتے ہیں، مثلاً ان کے خلیفہ دوم مرزا بشیر الدین محمود نے لکھا تھا کہ:

”اگر میری گردن کے دونوں طرف تلوار بھی رکھ دی جائے اور مجھے کہا جائے کہ تم یہ کہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا تو میں اسے کہوں گا تو جھوٹا ہے، تو کذاب ہے آپ کے بعد نبی آ سکتے ہیں اور ضرور آ سکتے ہیں۔“

(انوارِ خلافت ص ۶۵ مضبوط ترسرا ۱۹۱۴ء)

لیکن حال ہی میں جب پاکستان کے دستہ میں صدیاد و روزیرا غلام صفت جلسے میں یہ الفاظ بھی تجویز کئے گئے کہ ”میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری پیغمبر ہونے پر اس بات پر ایمان رکھتا ہوں کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا“ تو تاؤ بایکوں کے موجودہ خلیفہ مرزا ناصر احمد صاحب نے اعلان فرمایا کہ:

”میں نے اس حلف نامے کے الفاظ پر بڑا غور کیا ہے اور میں بالآخر اس نتیجے پر
پہنچا ہوں کہ ایک احمدی کے راستے میں اس حلف کو اٹھانے میں کوئی رد و ک
نہیں!“
(الفضل، جلد ۱۳، مئی ۱۹۶۳ء، جلد ۲۲، ص ۱۵۱۳)

طاہر فرمائیے کہ جرات خلیفہ دوم کے نزدیک انسان کو چھوڑنا اور کذاب بنادیتی ہے اور جس
کا اتنا راز و کاروں کے درمیان بھی جائز نہیں تھا، جب عہدہ صدارت و وزارت عظمیٰ اس پر موقوف
ہو گیا تو اس کے حلیفہ افراد میں بھی کچھ صدمہ نہ رہا۔

اسلام کے ایک قطعی عقیدہ جہاد کی تفسیر

انگریز کی ان دغا شکاریوں کا نتیجہ تھا کہ مرزا قادیانی نے کھلم کھلا جہاد کے منسوخ ہونے کا اعلان
کر دیا۔ جہاد اسلام کا ایک مقدس دینی فریضہ ہے اسلام اور مسلمانوں کی بقا کا دار و مدار اسی پر ہے
شریعت محمدی نے اسے قیامت تک اسلام اور عالم اسلام کی حفاظت اور اعلیٰ کلمۃ اللہ کا قیام
بنایا ہے۔ قرآن کریم کی بے شمار آیات اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے بے شمار احادیث اور خود حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کی مثل تشنگی ان کا جہاد جہاد و شہادت یہ سب باتیں جہاد کو ہر روز میں مسلمانوں
کے لئے ایک دلولہ انگیز عبادت بناتی رہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا واضح ارشاد ہے۔ اَلْجِهَادُ
مَاضٍ اِلٰی یَسْمِیَ الْیَقَامَةِ (ابوداؤد، نمبر ۴۰۰۰)

”وَمَا تَلَوْا مِنْهُ حَتّٰی لَا تَمُوتُوْا فِتْنَةً وَّ یَكُوْنُ الدِّیْنُ لِلّٰهِ اِنَّ اِسْمَہٗ سَاطِیْہٖ
مَعْلُوْمٌ لِّرَّبِّہٖ“ (نور کہ فتنہ کفر و شرارت باقی نہ رہے اور دین اللہ کا ہو جائے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دوسری حدیث میں فریضہ جہاد کی تاقیامت ابدیت اس طرح ظاہر
فرمائی ہے۔ ”فَیْ یَبْرُجُ هٰذَا الدِّیْنُ فَاِیْمًا یُقَاتِلُ عَلَیْہِ عِمَاصَةُ یَمِیْنِ الْمُسْلِمِیْنَ
حَتّٰی تَعْدَمَ السَّاعَةُ“ (مسلم و مشکوٰۃ ص ۳۳۰)

ترجمہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ یہ دین قائم رہے گا۔ اور مسلمانوں کی ایک جماعت
قیامت تک جہاد کرتی رہے گی۔

لیکن مرزا غلام احمد نے انگریز کے بچاؤ اور تحفظ اور عالم اسلام کو ہمیشہ ان کی طوق ندامی میں

باندھے اور کافر حکومتوں کے زیر سایہ مسلمانوں کو اپنی سیاسی اور مذہبی سہولتوں کا شکار بنانے کا خاطر نہایت شدت سے عقیدہ جہاد کی مخالفت تھی۔ اور نہ صرف برصغیر میں بلکہ پورے عالم اسلام میں جہاں جہاں بھی اس کو ظاہر کیا وہ غصہ سرگرمی کا موصول کیا جہاد کے خلاف نہایت شدت سے پروپیگنڈہ کیا گیا۔ مرزا صاحب کو جہاد حرام کرانے کی ضرورت کیا تھی۔ اس کا جواب ہمیں اورڈینڈ ہگ والٹر نے ہند کے نام قادیانی جماعت کے ایڈیٹر مسند جہاد افضل قادیان ۹۷۰ مہینہ مہرجانی ۱۹۲۱ء سے نہایت واضح طور پر مل سکتا ہے۔ جس میں کہا گیا

”ہمیں وقت آپ (مرزا غلام احمد) نے دھمکے کیا۔ اس وقت تمام عالم سلاطین جہاد کے خیالات سے گونج رہا تھا۔ اور عالم اسلامی کی ایسی حالت تھی کہ وہ پٹرول کے پیپ کی طرح بھرنے کے لئے صرف ایک دیاسلانی کا محتاج تھا۔ مگر باقی سلسلہ نے اس خیال کی نفی تھی اور خلافت اسلام اور خلافت امن ہونے کے خلاف اس قدر زور سے تحریک شروع کی کہ ابھی چند سال نہیں گزرے تھے کہ گوڈنٹ کو اپنے دل میں اقرار کرنا پڑا کہ وہ سلسلہ جیسے وہ امن کے لئے خطرہ کا موجب خیال کر رہی تھی اس کے لئے غیر معمولی اعانت کا موجب تھا۔ (حوالہ بالا)

جہاد منسوخ ہونے اور دنیا سے جہاد کا حکم تا قیامت اٹھ جانے پر مرزا صاحب کس شدت سے نفرت دیتے ہیں۔ ان کا اندازہ ان کی حسب ذیل عبارات سے لگایا جاسکتا ہے۔

اپنی کتاب اربعین میں ص ۱۵ کے مآخیز پر مرزا صاحب لکھتے ہیں،
”جہاد یعنی دینی لڑائیوں کی شدت کو خدا تعالیٰ آہستہ آہستہ کم کرنا چاہیے۔ حضرت موسیٰ کے وقت میں اس قدر شدت تھی کہ ایمان لانا بھی اس سے بچنا نہیں سکتا تھا اور شیر خوار بچے

نے نہایت ایک بار گویہ چیزیں جوت ہونے پر ہتھیار تھے اور شیر خوار بچوں کو گھر میں لے کر قتل کیا تھا اور اس کا لشکر مرزا صاحب نے اس انداز میں یہاں تک پیش کر دیا کہ ان کے باوجود اور شیر خوار بچوں کو بھی شہادت ہو سکتی ہے۔ یہی ہے کہ گناہ گار نہیں تھے۔

میں قتل کئے جاتے تھے۔ پھر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں بچوں اور بوڑھوں اور مردوں کا قتل کرنا حرام کیا گیا اور پھر بعض تو میں گئے بجائے ایمان کے صرف جزیہ دے کر مؤاخذہ سے نجات پانا قبول کیا گیا اور پھر مسیح موعود یعنی بزرگمرد مرزا صاحب کے وقت قطعاً جہاد کا حکم سوتوں کر دیا گیا :

(از قادیانی مذہب ص ۲۲۵ فصل نمبر ۴ عنوان نمبر ۳۷)

ضمیمہ خطبہ الہامیہ ص ۲۸ پر لکھتے ہیں۔

آج سے انسانی جہاد جو طول سے کیا جاتا تھا۔ خدا کے حکم کے ساتھ بند کیا گیا۔ اب اس کے بعد جو شخص کا فریاد اٹھاتا اور اپنا نام غازی رکھتا ہے۔ وہ اس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کرتا ہے۔ جن نے آج سے تیرہ سو برس پہلے فرمایا ہے کہ مسیح موعود کے آنے پر تمام ملوں کے جہاد ختم ہو جائیں گے۔ سواب میں سے ٹھہر کے بعد طول کا کوئی جہاد نہیں۔ جاری طرف سے امان اور صلح کا رسی کا سیدہ بھنڈا بلند کیا گیا۔

ایضاً

ضمیمہ تحفہ گروڑیہ ص ۲۹ میں مرزا صاحب کا یہ اعلان ملتا ہے کہ :

اب جھوٹا دہبہ دکان سے دستور خیال : دیں کے لئے سوام ہے اب جنگ و قتال
اب آگیا مسیح جو دینے کا امام ہے : دیں کی تمام جگہوں کا اب اختتام ہے
اب اسلحہ سے نڈھ خدا کا نزل ہے : اب جنگ اور جہاد کا نندنی نفل ہے
دشمن ہے وہ خدا کا جبر کرتا ہے اب جہاد : منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے افتخار
(تبلیغ رسالت جلد ۹ صفحہ ۲۹)

نیز انگریزی حکومت کے نام ایک معروضہ میں جو ریویو آف ریلیجز ماب ۱۹۰۲ء جلد ۱ ص ۲۹۸ نمبر ۱۱۱۸ شدہ ہے۔ مرزا صاحب لکھتے ہیں :-

”یہی وہ فرقہ یعنی مرزا صاحب کا اپنا فرقہ ہے جو دنیا کی کوشش کر رہا ہے کہ مسلمانوں کے خیالات میں سے جہاد کی بے ہودہ رسم کو اٹھائے۔“ (از ریویو ریلیجز ص ۳۳۱)

رسالہ گوندش انگریزوں کا جہاد صفحہ پہا پر مرزا صاحب لکھتے ہیں :
 ”دیکھو میں (غلام احمد قادیانی) ایک حکم نے کتاب لوگوں کے پاس آیا ہوں ، وہ یہ
 ہے کہ اب سے تلوار کے جہاد کا خاتمہ ہے۔“

ان تمام عبارات سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب کے نزدیک جہاد کی مخالفت کا
 حکم خاص ممالک سے مجبور یوں کا تقاضا نہیں بلکہ اب اسے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے منسوخ و حرام اور ختم سمجھا
 جائے نہ اس کے لیے شرائط پوری ہونے کا انتظار رہے اور کسی پر مشتبہ طور پر بھی اس کی تعلیم جائز
 نہیں ہے۔

ترجمان القلوب ص ۳۲۲ میں لکھتے ہیں : کہ

”اُس فرقہ (مرزائیت) میں تلوار کا جہاد بالکل نہیں۔ نہ اس کا انتظار ہے بلکہ یہ مبارک فرقہ
 نہ ظاہر طور پر نہ پوشیہ طور پر جہاد کی تعلیم ہرگز ہرگز جائز نہیں سمجھتا اور قطعاً اس بات کو حرام
 جانتا ہے کہ دین کی شاعت کے لیے لڑائیاں کی جائیں۔“

”اب سے زمینی جہاد بند کئے گئے اور لڑائیوں کا خاتمہ ہو گیا۔“

(از ضمیمہ خطبہ الہامیہ صفحہ نمبر ۱ طبع ربوہ مرزا قادیانی)

”دوسرا آج سے دین کے لئے لڑنا حرام کیا گیا۔ (ایضاً)

ایک مستقل مذہب اور ایک متوازی امت

ایک غلط فہمی | قادیانیت کے بارے میں ایک عام غلط فہمی یہ ہے کہ وہ مسلمانوں کے حصہ دینی و علمی اختلافات اور مکاتب فکر میں سے ایک دینی و علمی اختلافات رائے اور ایک خاص مکتب فکر ہے اور اس کے پیروا امت اسلامیہ کے مذہبی فرقوں اور جماعتوں میں سے ایک مذہبی فرقہ اور جماعت ہیں اور یہ اسلام کی کلامی و فقہی تائید کا کوئی انوکھا واقعہ نہیں۔

لیکن قادیانیت کا تحقیقی و تنقیدی مطالعہ کرنے سے یہ غلط فہمی اور خوش گمانی دور ہو جاتی ہے اور ایک منصف مزاج اس نتیجہ پر پہنچ جاتا ہے کہ قادیانیت ایک مستقل مذہب اور قادیانی ایک مستقل امت ہیں جو دین اسلام اور امت اسلامیہ کے بالکل متوازی چلے ہیں اور اس کو یہ محسوس ہوتا ہے کہ مرزا بشیر الدین محمود صاحب کے اس بیان میں کوئی مبالغہ اور غلط بیانی نہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ میرے کانوں میں گونجتے رہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا:

”یہ غلط ہے کہ دوسرے لوگوں سے ہمارا اختلاف صرف فرائض مسیح یا اور چند مسائل میں ہے۔ اللہ کی ذات، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم، قرآن، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ غرض کہ آپ نے تفصیل سے بتایا کہ ایک ایک چیز میں

ہیں اُن سے اختلاف ہے۔

اور یہ کہ

”حضرت خلیفہ اول نے اعلان کیا تھا کہ ان کا (مسلمانوں کا) اسلام

اُن ہے اور ہمارا اُن ہے۔“

اسلام کی تاریخ میں اس سے پہلے ایک اور تحریک کی نظیر ملتی ہے جس نے اسلام کا نام لیتے ہوئے اور اپنے دائرہ عمل کو مسلمانوں کے اندر محدود رکھتے ہوئے اسلام کے نظام عقائد و افکار اور نظام زندگی کے بالکل متوازی ایک نظام اعتقاد و فکر اور ایک نظام زندگی کی بنیاد ڈالی اور اسلام کے دائرہ میں ریاست اندرون ریاست کی تعمیر کی کوشش کی۔ یہ تحریک باطنیت ہے یا اسماعیلیت جس سے قادیانیت کو حیرت انگیز مماثلت حاصل ہے۔

قادیانی تحریک اسلام کے دینی نظام قادیانی تحریک کا متوازی مذہبی نظام اور زندگی کے ڈھانچے کے مقابلے میں

ایک نیا دینی نظام اور زندگی کا نیا ڈھانچہ پیش کرتی ہے۔ وہ دینی زندگی کے تمام شعبوں اور مطالبوں کو بطور خود غامد پُر ہی کرنا چاہتی ہے۔ وہ اپنے پیروؤں کو جدید نبوت، جدید مرکزِ حرکت، عقیدت، انبی، دعوت، منہ، روحانی مرکز اور مقدسات، منہ مذہبی شعائر، منہ عقیدات، منہ اکابر، نئی مادی شخصیتیں عطا کرتی ہے۔ غرض یہ کہ وہ قلب و دماغ اور فکر و اعتقاد کا نیا مرکز قائم کرتی ہے اور یہی وہ چیز ہے جو اس کا ایک فرقہ اور فقہی یا کلامی دبستان یا مکتب خیال سے زیادہ ایک مستقل مذہب اور نظام زندگی کی شکل عطا کرتی ہے۔ اس کے اندر اس بات

سے غلبہ جو درویش احمد صاحب منہ و لہجہ انصاف ص ۲۴ ج ۲، ۱۹۳۱ء اور صفحہ ۲۴۴ ج ۲، ۱۹۳۱ء
سے ملاحظہ ہو ہمارا اسماعیلی مذہب اور اس کا نظام۔ انڈیا کوڑا بد علی پور خیر نظام کالج حیدر آباد

کا ایک واضح رجحان پایا جاتا ہے کہ وہ نئی مذہبی بنیادوں پر ایک نئے معاشرے کی تعمیر کرے اور مذہبی زندگی کی ایک نئی شکل اور مستقل وجود بنائے۔ اس کا قدرتی نتیجہ یہ ہے کہ جو افراد خلوص اور جوش کے ساتھ اس تحریک دعوت کو قبول کرتے ہیں اور اس کے دائرہ میں آجاتے ہیں ان کے فکر و اعتقاد کا مرکز بدل جاتا ہے اور ان کی زندگی میں قدیم دینی مرکزوں اور اداروں کے رائج مسیحی معنی میں اور شخصیتوں کی جگہ پر جدید دینی مرکز اور ادارے اور شخصیتیں آجاتی ہیں اور وہ ایک نئی امت بن جاتے ہیں جو اپنے جذبات، طریق فکر، حقیقت و محبت میں ایک مستقل شخصیت اور وجود کے مالک ہوتے ہیں۔ انفرادیت اور تقابل کا یہ رجحان قادیانیت کے اندر شروع سے کام کر رہا ہے اور اب وہ بلوغ و پختگی کے اس درجہ پر پہنچ گیا ہے کہ کاطلیی اصحاب بے تکلفی اور سادگی کے ساتھ اسلامی شعار و مقدمات کے ساتھ قادیانی شعار و مقدمات کا مقابلہ کرتے ہیں اور ان کا ہم پلہ اور مساوی قرار دیتے ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اسلام کے دینی نظام میں جو مرکز و مقام حاصل ہے۔ وہ ظاہر ہے، لیکن قادیانی اصحاب مرزا صاحب کے زناکارانہ ہم نشینوں کو صحابہ رسول ہی کا درجہ دیتے ہیں۔ ایک قادیانی ذمہ دار اس ذہنیت کی اس طرح ترجمانی کرتے ہیں:

”ان دونوں گروہوں (صحابہ کرام اور رفقاء مرزا غلام احمد صاحب)

میں تقریباً کرنی یا ایک کو دوسرے سے مجموعی رنگ میں افضل قرار دینا ٹھیک

نہیں۔ یہ دونوں فرقے درحقیقت ایک ہی جماعت میں ہیں، صرف نام کا

فرق ہے۔ وہ بعثتِ اولیٰ کے تربیت یافتہ ہیں اور یہ بعثتِ ثانیہ کے۔

اسی طرح وہ مرزا غلام احمد صاحب کے مدفن کو مرتد رسول اور گنبد خضرا کا ماحول

شبہ بتاتے ہیں۔ "الفضل" نے ۸ ارب ستمبر ۱۹۲۲ء کی اشاعت میں قادیان کے شبہ تربت کا یہ بیان شائع کیا تھا جس میں ان شرکائے جلسہ کی دینی بے حسی اور بد مذہبی کی شکایت کرتے ہوئے جو قادیان حاضر ہونے کے باوجود مرزا صاحب کے مدفن پر حاضری نہیں دیتے کہا گیا ہے:

"کیا حال ہے اس شخص کا جو قادیان دارالامان میں آئے

اور دو قدم چل کر مقبرہ بہشتی میں حاضر نہ ہو اس میں وہ روضہ
مظہر ہے جس میں اس خدا کے برگزیدہ کا جسم مبارک مدفون ہے جسے
افضل الرسل نے اپنا سلام بھیجا اور جس کی نسبت حضرت خاتم النبیین نے
فرمایا: يُدْفَنُ مَعِيَ فِي قَبْرِي۔ اس اعتبار سے گنبد خضر کے انوار کا پورا
پر اپر تو اس گنبد بیضا پر پڑ رہا ہے اور آپ گویا ان بکاسکے حصہ لے سکتے
ہیں جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مرقد مقدس سے مخصوص ہیں کیا ہی
بد قسمت ہے وہ شخص جو احمدیت کے سچے اکبر میں اس تمتع سے محروم ہے۔"

قادیانی اصحاب اس دینی و روحانی تعلق کی بنا پر جو نبی نبوت اور نئے اسلام کا مرکز
ہونے کی بنا پر قادیان کے ساتھ قائم ہوتا ہے یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ قادیان اسلام کے مقامات
میں سے ایک اہم ترین اور عظیم ترین مقام ہے اور وہ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے ساتھ
قادیان کا نام ایسا ضروری سمجھتے ہیں۔ مرزا بشیر الدین محمود صاحب اپنی ایک تقریر میں فرمایا:

"ہم مدینہ منورہ کی عزت کر کے خانہ کعبہ کی جہت کرنے والے
نہیں ہو چکے، اس طرح ہم قادیان کی عزت کر کے مکہ معظمہ یا مدینہ منورہ
کی تہمین کرنے والے نہیں ہو سکتے۔ خدا تعالیٰ نے ان تینوں مقامات کو مقدس

کیا اعدان تینوں مقامات کو اپنی تجلی کے انظار کے لئے چناؤ
 خود مرزا غلام احمد صاحب قادیان کو سرزمین حرم سے تشبیہ و تمثیل دی ہے وہ فرماتے ہیں:
 زمین قادیان اب محترم ہے ہجوم خلق سے ارض حرم ہے
 اُن کے نزدیک قادیان کا ذکر قرآن میں موجود ہے اور مسجد اقصیٰ سے مراد مسیح موعود
 کی مسجد ہے۔ منارۃ المسیح کے اشتہار ۲۸ مئی ۱۹۰۷ء میں اپنے لکھا ہے:
 ”جیسا کہ سیرِ مکانی کے لحاظ سے خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم کو مسجد حرام سے بیٹھنے کا تقدس تک پہنچا دیا تھا ایسا ہی سیرِ زمینی
 کے لحاظ سے آں جناب کو شوکتِ اسلام کے زمانہ سے جو آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم کا زمانہ تھا برکاتِ اسلامی کے زمانہ تک جو مسیح موعود کا زمانہ ہو
 پہنچا دیا۔ پس اس پہلو کی رو سے جو اسلام انتہائے زمانہ تک آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کا سیرِ کشفی ہے۔ مسجد اقصیٰ سے مراد مسیح موعود کی مسجد
 ہے جو قادیان میں واقع ہے جس کی نسبت براہین احمدیہ میں خدا کا کلام
 یہ ہے: مبارک و مبارک و کل امر مبارک و کل امر مبارک و کل امر مبارک و کل امر مبارک
 یہ مبارک کا لفظ جو بصیغہ مفعول اور فاعل واقع ہوا، قرآن شریف کی آیت
 بارکنا و اولہ کے مطابق ہے۔ پس کچھ شک نہیں جو قرآن شریف میں قادیان
 کا ذکر ہے۔“

ان سب بیانات اور قادیان کے بارے میں اعتقادات کا منطقی اور طبعی نتیجہ یہی ہوا
 چلے یہ تھا کہ اس کے لئے شدید حال کر کے سفر کرنے اور وہاں سال بسال حاضر ہونے کو

حج ہی کا ایک مقدس محل بلکہ ایک طرح کا حج سمجھا جانے لگے چنانچہ قادیانیت کے رہنماؤں اور
 نوسداہوں نے سفر قادیان کو ظلی حج کا لقب دیا ہے اور اسکو ان لوگوں کے لئے جو خانہ کعبہ
 کے حج کو نہ جاسکیں ”حج اسلام کا حج بدل“ قرار دیا ہے۔ مرزا ابوالعزیز الدین محمود صاحب نے
 اپنے ایک خطبہ مجمعہ میں ارشاد فرمایا:

”چونکہ حج پر وہی لوگ جاسکتے ہیں جو قدرت رکھتے اور میر ہوں،
 حالانکہ الہی تحرکات پہلے عمرہ میں پھیلتی تھیں پھر حج میں اور عمرہ کو حج سے
 شریعت نے معذور رکھا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے ایک اور ظلی حج مقرر
 کیا تاکہ وہ قوم جس سے وہ اسلام کی ترقی کا کام لینا چاہتا ہے اور نا وہ
 غریب یعنی ہندوستان کے مسلمان اس میں شامل ہو سکیں“

اس بارے میں اتنا غلو ہونے لگا کہ قادیان کے سفر کو حج بیت اللہ پر ترجیح دی جانے
 لگی اور اس ذہنیت کے لازمی و قدرتی نتیجہ ہے کہ قادیانیت ایک زندہ اور جدید مذہب اور
 اس کا مرکز ایک زندہ اور جدید مذہب کا روحانی مرکز مقرر ہے جس سے نئی زندگی اور
 نئی مذہبی توانائی حاصل کی جاسکتی ہے۔ اسی بنا پر ایک قادیانی بزرگ نے ارشاد فرمایا کہ
 ”جیسے احمدیت کے بغیر پہلا یعنی حضرت مرزا صاحب کو چھوڑ کر جو

اسلام باقی رہ جاتا ہے وہ خشک اسلام ہے، اسی طرح اس حج ظلی کو چھوڑ کر
 مکہ والا حج بھی خشک حج رہ جاتا ہے کیونکہ وہاں پر آج کل کے حج کے
 مقاصد پورے نہیں ہوتے“

قادیانیوں کی روش اور مسلمانوں کا رویہ

مرزا غلام قادیانی کی امت اور فیت قیام پاکستان سے قبل اور بعد بھی لوگوں میں انتشار اور فساد پیدا کرتی رہی ہے۔ انہوں نے انگریزی دور میں ہندو مسلمانوں اور عیسائیوں کو مذہبی جلیج بھی دیے اور مقابلہ مناظرہ کے اشتہارات بھی شائع کرتے رہے ہیں۔ اس کے علاوہ پیش گوئیاں، الہام اور مخالف کی بربادی کے لئے کئی طریقوں سے دھوکہ دھمکی اور وارننگ بھی دیتے رہے ہیں۔ مگر قدرتی طور پر اور عام مشاہدہ حقائق و دلائل کے سلسلے میں یہ لوگ ناکام رہے کیوں کہ نہ تو یہ مسلمان ہیں نہ آریہ، ہندو اور عیسائی ہیں بلکہ صرف اور صرف قادیانی ہیں جن کا اپنا رسول اور مذہب ہے۔ بعض اسلام کو بدنام کرنے کے لئے اتہانی کمزوریوں سے اسلام اور مسلمانوں کو بدنام کرنے کیلئے عیسائیل اور آریاؤں سے شکست کھاتے رہے ہیں اور ان کو یہ تاثر دیتے رہے کہ وہ مسلمانوں کے نمائندہ ہیں۔ یہ ایک بڑی انگریزی عیسائی سازش تھی جو انہوں نے ہندوستان میں مرزا یوں کفر و بدعت کی تھی شروع میں ان کا ڈنڈی صرف مبلغ اور مبلغ کا تھلہ بعد میں مہدی اور مجدد اور آخر میں نبوت اور رسالت کا شروع کر دیا تھا۔ دراصل ان کا مقصد بھی یہی تھا۔ اس سے پہلے ریمبرسل کی تھی۔ اتفاق کی بات کہ اس فتنے کو سب سے پہلے بے نقاب کرنے میں علامہ پنجاب کا بڑا حصہ ہے خاص کر علماء لدھیانہ اور مجلس احرار اسلام نے ان کو ہر محاذ پر شکست فاش دی ہے۔ اس سلسلہ میں ہندوپاک کے تمام مکتبہ فکر کے علماء و مشائخ کی خدمات اور قربانیاں ناقابل فراموش ہیں۔ قیام پاکستان کے بعد انہوں نے سر نظر اشد قادیانی کے ذریعہ اہم کلیدی اور سرکار عہدوں پر قبضہ کر لیا۔ اور

خاص طور پر بیرونی ممالک میں اپنے گماشتے سرکاری کارندوں کے ذریعہ متعین کر دیئے اور لوگوں کو غور و فکر کرنا شروع کر دیا کبھی بلوچستان کو قلعہ دیا فی صوبہ بنانے کا منصوبہ اور کبھی حکومت برقیضے کے غائب دیکھنے لگے اور کھل کر مرزائیت کی تبلیغ شروع کر دی گئی مسلمانوں اور ظالم پڑپاندیاں سختیاں اور گرفتاریاں پڑشائیاں نئے نئے طریقوں سے عام کر دی گئی مسلم ممالک سے تعلقات خراب کرائے گئے۔ خاص طور پر افغانستان سے تعلقات خراب کرانے کے اس سلسلہ میں نظریۃ قادیانی سابقہ وزیر خواجہ حبیبشیش پیش تھا۔ ان خطرناک قادیانی سرگرمیوں کو دیکھتے ہوئے علمائے طے کر کے سلسلہ میں وزیر اعظم خان لیاقت علی خان سے مولانا مفتی رحمان احمد شیعہ آبادی نے ملاقات کی اور پورے حالات و واقعات اور حقائق سے ان کو آگاہ کیا۔ انہوں نے اس سلسلہ میں تعاون کا وعدہ کیا۔ مگر اس سازش کا شکار ہو کر شہید ہو گئے۔ اس کے بعد بھی یہ سلسلہ اور سرگرمیاں جاری رہیں۔ مگر قادیانی ٹولے کی اندرونی تسلط کی وجہ سے کامیابی نہیں ہوئی تو تمام مسلم مکتبہ فکر کے علماء و مسیحا قادیانیوں نے ۱۹۵۳ء میں تحریک ختم نبوت کے نام سے شروع کر دی تمام مسلمانوں نے قادیانی کی آواز پر لیک کہتے ہوئے شیعہ نبوت پر دانے اس تحریک میں شامل ہو کر مقام شہادت سے سرفراز ہوئے جن کی تعداد تقریباً بارہ ہزار ہے اور ہزاروں زخمی گرفتار اور تباہ برباد ہوئے پوری اسلامی دنیا میں اس تحریک کا اثر ہوا۔ عالم اسلام میں قادیانی فتنے کے بارے میں بیداری پیدا ہوئی اور اس سے نفرت اور حفاظت پر غور و خوض شروع ہوا۔ اس کا پاکستان میں بھی بہت اثر ہوا۔ حکومت میں اس صورت حال پر تبدیلی ہوئی مگر توقع سے کم۔ اسی طرح سبھی میں ربلوہ اسٹیشن پر طلباء پر زیادتی کے بعد کئے گئے جوش و جذبہ سے قادیانیوں کی زیادتی کے خلاف تحریک شروع ہوئی اس

میں بھی تمام مسلم علماء، زعماء، مشائخ، دانشور، طلباء، مزدور، کسان اور ہر طبقہ فکر کے عوام اور تاجروں کا صحافی سب ہی شریک ہوئے۔ اس کی قیادت حضرت علامہ محمد یوسف جرنیلی نے فرمائی تھی اس تحریک میں بہت سی کامیابی ہوئی۔ انہیں غیر مسلم اقلیت کا فرائد اور غدار قرار دلا کر باقاعدہ قومی اور تمام صوبائی اسمبلیوں میں اس کی تصدیق اور تائید کرائی گئی اور وفاقی عدالتوں میں بھی ان کے بارے میں شرعی فیصلہ دے دیا گیا مگر آج تک قادیانی اپنی حرکتوں سے باز نہیں آئے، وہ جہاں کہیں بھی کھیدی اور اہم عہدوں پر فائز ہیں۔ سرکاری اور نیم سرکاری اداروں میں مل اور ٹیکریوں میں وہاں مسلمانوں کو تنگ اور پریشان رہتے ہیں اور ان کے رسائل، جرائد اسلامی اور قومی فیصلوں کے خلاف لکھتے ہیں۔ افضل تحریک جدید لاہور ان کے رسائل ملاحظہ کئے جاسکتے ہیں۔ اس کے علاوہ ان کی مذہبی اور سیاسی سازشیں سرگرمی میں شب و روز جاری ہیں۔ جبکہ مسلمان، برامن اور صلح پسند اور شرافت کی وجہ سے خاموش ہیں اور ملک و ملت کے مفاد کی وجہ سے کوئی اقدام نہیں کر رہے ہیں۔

مندرجہ بالا حالات کی معلومات جیلے منیر علی رپورٹ ۱۹۵۳ء کا مطالعہ کریں۔

مطبوعہ، مکتبہ البساط صحابہ، رادی روڈ، لاہور، پاکستان

قادیانیوں کی خطرناک حال اور نبیاحال

قادیانی امام مسلمانوں کو ملک اور بیرون ملک مختلف طریقوں سے گمراہ کرتے رہتے ہیں۔ کبھی یہ لوگوں کو کہتے ہیں کہ ہم تو مرزا غلام قادیانی کو صرف مصلح یا مبلغ مجدد کہتے ہیں اور سلسلہ احمدیہ میں بیعت کرتے ہیں اور بعض لوگوں کو کہتے ہیں ہم مرزا قادیانی کو اُمّتی حبیب مسیح موعود یا غیر تشریفی نبی کہتے ہیں۔ سادہ اور عام مسلمان خاص طور پر امریکہ، برطانیہ، فرانس اور کینڈا، افریقہ وغیرہ میں لوگ ان سے دھوکہ کھا جاتے ہیں اور اپنی متاع ایمان گنوائتے ہیں اور اس طرح وہ ان کے جال میں پھنس جاتے ہیں۔ بعض موقعوں پر قادیانی گمراہتے سادہ لوح لوگوں کو دھوکہ دینے کے لئے کہتے ہیں وہ مرزا قادیانی کے بارے میں اور سلسلہ احمدیہ کے بارے میں استخارہ کر لیں۔ حالانکہ صاف بات ہے کہ مرزا کو مسلمان سمجھنا ہی کفر ہے بلکہ وہ تو صحیح انسان ہی نہیں تھا۔ مسلمانوں کو چاہیئے کہ آئندہ لوگوں کو اس کی حقیقت سے آگاہ کریں کہ اس نے کیا دعوے کئے۔ اس کی تحریروں کی روشنی میں کیا تھا اور کس کام کے لئے تیار کیا گیا تھا۔ اسلام اور عالم اسلام کو کس طرح کتنا نقصان پہنچایا تاکہ لوگ اس کے جال اور اس کی چالوں سے باخبر ہو سکیں۔ قادیانی استخارہ کے نام پر عام مسلمانوں کو تباہ کر کے یہ تشریف دیتے ہیں کہ وہ مسلمانوں کو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے بارے میں شک و شبہ میں مبتلا کر دیں اور اس طرح کسی مردود اور گمراہ سے عقیدت پیدا کر لیں حالانکہ اسلام میں کسی نے نبی کی آمد کا قصہ ہی کفر سے بدتر ہے۔ اس کے علاوہ ایک بات یہ بھی ذہن نشین رکھئے کہ قادیانی مسلمانوں کو سحر جلاو اور سمر بزم اور دوسرے سفلی

عملیات کے ذریعہ مغرب اور گمراہ کرنے کا طریقہ اختیار کرتے ہیں جس سے اکثر مسلمان مبلغ بے خبر ہیں اور دشمن اسلام حربے اور حرص لاپچہ سبز باغ دکھا کر لوگوں کو نئے جال اور اپنی خطرناک چال سے شکار کرتے رہتے ہیں۔ ان حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے مسلمانوں کو عقیدہ ختم نبوت کی اشاعت اور اس کے مخالفین کی تمام سرگرمیوں کا جائزہ لیتے رہنا چاہیے اور پاکستان میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ ملتان سے مابطلہ رکھنا چاہیے اس کے علاوہ تمام مکتبہ فکر کے جید علماء دینی مدارس سے بھی اس سلسلہ میں رابطہ رکھنا چاہیے نوٹ ہے :- اس کے علاوہ امریکہ، افریقہ اور یورپین مغربی ممالک میں بھی عام مسلمانوں کے گھروں پر کمیٹ اور گمانچے بذریعہ ڈاک ارسال کر کے ان کو قادیانی اشتعال ایجنڈا پھیر دیا کرتے رہتے ہیں۔

میری اُمت میں تیس کذاب پیدا ہوں گے۔ ہر ایک یہ دعویٰ کرے گا کہ وہ نبی ہے۔ حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

ارشاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

ابوداؤد جلد دوم صفحہ ۲۳۲ باب الفتن

ترمذی، جلد دوم صفحہ ۴۵ ابواب الفتن

حدیث صحیح

قادیانیت کا سیکنڈ ایڈیشن "لاہوری گڑھ"

مرزا غلام قادیانی کے مرنے کے بعد حکیم نور الدین بیہڑی سرگودھا، قادیانیوں کا پہلا خلیفہ بنایا۔ بات کم حضرات کو معلوم ہوگی کہ دراصل مرزا غلام قادیانی کی پشت پر حکیم نور الدین بیہڑی ہی کام کر رہا تھا۔ کیوں کہ یہ شخص بڑا جید عالم فاضل اور بہت سے علوم اور فنون کا ماہر تھا۔ اور حکیم حاذق تھا۔ مگر مرزا قادیانی کا ہم عقیدہ ہونے کی وجہ سے غارت خانہ از اسلام تھا۔ اس نے مرزا کی بہت سی پوشیدہ بیماریوں کا بڑی مہارت سے علاج کیا تھا۔ حتیٰ کہ مرزا کی "مامری"، اعصابی، جنسی اور دیگر چھیدہ بیماریوں کو درست کر دیا تھا۔ اسی لئے قادیانیوں نے مرزا کے مرنے کے بعد اس کو اپنا گرو تسلیم کر لیا تھا۔ مگر اسی دوران محمد علی لاہوری ایم اے نے اس سے اختلاف کرتے ہوئے قادیان سے لاہور منتقل ہو کر مسلمانوں کو گمراہ کرنے اور دھوکہ دینے کیلئے ایک نہایت خطرناک نیا حربہ استعمال کیا۔ تاکہ وہ سادہ لوح مسلمانوں اور جدید تعلیم یافتہ لوگوں کو ارتداد کے لئے جال میں پھنسانے امدان کے دلوں سے مرزائیوں کی طرف سے انکار ختم نبوت کی وجہ سے پیدا شدہ نفرت کو ختم یا کم کر سکے۔ جبکہ یہ لاہوری محمد علی کافی عرصے تک مرزا قادیانی کے ساتھ امداد و نصرت اور خلافت پھیلانے میں اس کے ساتھ شریک رہا تھا اور مرزا کے تمام اسلام دشمن دعوے کفریہ عقائد انکار ختم نبوت و ذات عسیٰ و تسنن جہاد و تحریف قرآن انبیاء کلام کی توہین اور سلاف پر بد اعتمادی میں اس کا حامی تھا۔ حالانکہ اس نے اپنے عقائد کی صداقت پر بھی مرزا قادیانی کے تمام کفریہ عقائد سے تائب اور رجوع ہونے کا اعلان نہیں کیا۔ صرف ایک فرقہ کے لئے اس نے بیان دیا کہ ہم مرزا غلام قادیان کو نبی نہیں مسمیٰ

موجود و مہدی اور مجدد ملت ہیں۔ گویا لاہوری پارٹی کا دعویٰ ہے کہ وہ مرزا کو نبی نہیں مانتی بلکہ صرف مجدد مانتی ہے۔ اور غیر احمدیوں کو کافر کہہ جائے ناسق قرار دیتی ہے۔ یہ کس قدر جھڑی اور مخاطبے ایک شخص جب دائرہ اسلام سے بہت سے کفریہ عقائد کے علاوہ دینی نبوت کی بنیاد پر کافراؤں کو مرتد قرار دیا جا چکا ہو وہ پھر کس طرح مہدی، ہادی، مسیح، موعود اور مجدد بن سکتا ہے۔ ایسا آدمی تو مسلمان کی انسانیت سے کبھی گرج چکا ہے۔ جو شرعی طور پر واجب التوبہ تھا اس کو مسلمان کہنا بھی کفر ہے۔ اور اس کے ہم عقیدہ لوگوں کو مسلمان سمجھنا بھی کفر ہے۔ لاہوری پارٹی کے منہ جہاں بیانات کس قدر پر قریب اور مخاطبہ ہمینی ہیں ملاحظہ فرمائیے اور خبردار ہو جائیے۔ وہ لوگ جو مرزا غلام قادریانی کے ہاتھ پر بیعت نہیں مگر انہیں کافراؤں کا زب بھی نہیں کہتے۔ ایسے لوگ بلاشبہ ان کے نزدیک کافر نہیں، ناسق ہیں۔ (النبوة فی الاسلام، صفحہ نمبر ۱۵۸ مطبوعہ لاہور)

محمد علی لاہوری ایک اور جگہ لکھتے ہیں کہ:۔ اور مسیح موعود کی تحریروں کا انکار درحقیقت منفی رنگ میں خود مسیح موعود کا انکار ہے، (النبوة فی الاسلام، ص ۱۵۸) اسی طرح لاہوری پارٹی کے پارٹی کے ایک ناظر انٹر حسین گیلانی لکھتے ہیں کہ جو تکذیب کرتا ہے۔ اسے متعلق ضرور فرمایا کرتے کہ ان پر فتویٰ کفر لوٹ پڑتا ہے۔ کیونکہ تکذیب کرنے والے حقیقۃً منفی قرار دیئے کافر سمجھے جاتے ہیں (مباحثہ دارالپنڈی ۲۵۱ مطبوعہ قادیان) ان تحریروں کو ملاحظہ کرنے کے بعد کوئی غیرت مند مسلمان اگر خدا یا نبیوں کو مسلمان کے قریب بھی تصور نہیں کر سکتا چاہے ایک اسے مقام مجدد اور مسیح موعود بنایا جائے بعض لوگ فاضل طور پر امریکہ، برطانیہ، اور فرانس میں اس کو وہ کمال علمی کی وجہ سے شمار ہو رہے ہیں۔ حالانکہ یہ ایک کھڑا زار و تار کا چمڑا ہوا ہے جو مرزا نبیوں کے اپنی ناکامی نام لاری اور عوامی پر جدید طرز پر تیار کیا ان کی تاویلات اور تحریفات مرزا قادیانی سے بڑھ کر ہیں اس لئے زمین کے مسلمانوں سے زیادہ میری مسلمانوں کو ان سے زیادہ حق پر ہونا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ ان کے شر اور فساد و فتنے سے ہمیں محفوظ فرمائیے آمین

اسلامی شعار کا غلط استعمال اور بحیرتی قادیانیوں کی چوری اور سیدنہ زوری

غیر مسلم قادیانیوں کی زیارتی اب روزمرہ کا معمول بن چکا ہے۔ وہ کبھی کاغذیہ
کاغذ لگاتے ہیں اب کبھی آذان اور مسجد کا ذکر کرتے ہیں۔ کبھی قرآن کریم کی آیات پڑھتے
ہیں۔ حالانکہ انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ یہ سب خالص اسلامی شعار ہیں اور صرف ایک مسلم
ہی کو زیب دیتا ہے کہ وہ کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا وہ روکے اپنی عبادت
عکاہ کو مسجد کہے۔ اور اذان اور قرآن کریم کی تلاوت کرے اس کے علاوہ کسی غیر مسلم اور
مرتد کو ہر گز ان کے استعمال کا کوئی حق نہیں۔ کیوں کہ جب پوری طرح اُمت مرزائیہ
کا کھرا در ارتداد ظاہر ہو گیا ہے تو ان کو ان پاکیزہ کلمات کے استعمال کا کوئی حق
نہیں۔ دنیا کو معلوم ہے کہ مسلمانوں کو عیسائیوں کی مذہبی اصطلاحیں استعمال کرنے
کا کوئی حق نہیں اسی طرح کسی یہودی کو عیسائی یا ہندوؤں کی مذہبی اصطلاح کے
استعمال کا کوئی حق حاصل نہیں ہے۔ کسی غیر فوجی کو فوجی وردی اور اس
کے دیگر تمغات کا کوئی حق نہیں۔ کسی امریکی کو روسی یا کمیونسٹ نظریات کا پرچار
اور اس کے پروگرام یا مونوگرام وغیرہ کے استعمال کا کوئی حق حاصل نہیں۔ کسی

مسلمان کو یہودی یا قادیانی یا پارسی یا ہندو کے مذہبی شعائر کے استعمال کا کوئی حق حاصل نہیں۔ اسی طرح یہ بات بھی واضح طور پر معلوم ہونی چاہیے کہ کسی قادیانی یا مرزائی کو اسلامی شعائر کے استعمال کا کوئی حق حاصل نہیں۔ اب اگر وہ خارج از اسلام ہونے کے بعد بھی اسلام کی اصطلاح استعمال کرتا ہے وہ مجرم ہے اور اسے قانونی اور شرعی سزا دینا اور جمہوری اور دیکر حکومتوں کا فریضہ ہے۔ کیوں کہ ان سے تمام مسلمانوں کی دل آزاری ہوتی ہے اور اسلامی غیرت، حمیت اور شریعت کے خلاف اس حرکت کو کسی طرح بھی برداشت نہیں کیا جاسکتا۔ اب قادیانی غلامی اخلاقی شرعی اور قانونی طور پر تردید قرار پانے کے بعد اپنی حرکتوں سے باز نہیں آتے اور بضد ہیں تو مسلمانوں اور اسلامی حکومت کو جو اقدام کرنا چاہیے تھا وہ کیا تو مرزائیوں نے دنیا میں انسانی حقوق اور سیاسی پناہ کے نام پر اپنی مظلومیت کا پردہ بپھینا کر کے آسمان سر پر اٹھائے ہوئے ہیں ان کو شرم آنی چاہیے کہ جب تمہارے خود ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے رشتہ منقطع کر لیا اور دین اسلام سے انحراف کر لیا ہے تو پھر تمہاری کیا حیثیت ہے۔ مرزا غلام قادیانی کی جعلی ثبوت لاشکار ہونے کے بعد مسلمان تو کیا عین انسانیت بھی باقی نہیں رہتی۔ اس لئے کسی مرزائی قادیانی لاہوری کو دین اسلام اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کو جعل سازی کے لئے اور دھوکہ بازی کیلئے استعمال کرنا ناقابل معافی جرم ہے۔ مرزائی قادیانی دراصل بیرونی ممالک میں ان اسلامی شعائر کو استعمال کر کے وہاں کے عوام میں یہ تاثر دینا چاہتے ہیں کہ وہ اب بھی مسلمان ہیں۔ مگر ان کی اسلام دشمنی سرگرمیوں سے اب ہر جگہ عوام و خواص باخبر ہو چکے ہیں بھی وجہ ہے کہ مسلمان عوام کے مطالبے پر حکومت نے ان کے اسلامی شعائر کے استعمال پر سخت پابندی

عامہ گردی ہے جس کی تمام مسلمانوں نے تحسین کی ہے۔ اسی کتاب کے آخری صفحات پر ان سرکاری نگاروں کی نوٹوں کا اپنی ملاحظہ کی جا سکتی ہے گزشتہ چند سالوں سے قادیانی شرارت اور اشتعال پھیلانے کے لئے ان حرکتوں کی وجہ سے ذلت اور رسوائی اٹھا سزایاب بھی ہوئے ہیں۔ ہم دنیا کے تمام غیر متقدم مسلمانوں سے اپیل کرتے ہیں کہ جہاں کہیں قادیانی اس قسم کی تخریب کاری میں ملوث ہوں انہیں گرفت کر لیں اور ان کے ہا پاک عزائم کو ناکام بنائیں۔

مناخذ و معاون کتب

- ۱۔ ترجمان سنتہ : از مولانا سید در عالم مہاجر مدنیؒ مطبوعہ۔ مکتبہ رحمانیہ لاہور
- ۲۔ ختم نبوت کامل : از مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی محمد شفیعؒ مطبوعہ۔ مکتبہ المعارف دارالعلوم پاکستان کراچی۔
- ۳۔ مطالعہ قادیانیت : از مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ مطبوعہ نشریات اسلام کراچی۔
- ۴۔ قادیانی فتنہ : از ملت اسلامیہ کا موقف پاکستان قومی اسمبلی کا متفقہ فیصلہ مطبوعہ مکتبہ امدادیہ۔ ملتان۔
- ۵۔ قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ : از پروفیسر محمد الیاس برقیؒ مطبوعہ شیخ محمد شوق لاہور۔
- ۶۔ قادیانی کیوں مسلمان نہیں : از مولانا محمد منظور نعمانی صاحب مطبوعہ عمران اکیڈمی لاہور۔
- ۷۔ ماہنامہ قومی ٹوائجمنٹ ۱۹۸۴ء اشاعت خاص قادیانیت لاہور پاکستان۔

مرزا قادیانی کی کہانی

خود اس کی زبانی

مسلموں کو مرزا قادیانی سے کبھی کوئی بغض و عناد ذاتی یا کسی اور وجہ سے نہیں تھا۔ بلکہ خود اس کی اپنی سابقہ اور گزشتہ حالت مستفاد رہی ہے کس کس بات کا ذکر کیا جائے اور کیا کیا بتایا جائے کتنے حوالے تحریر کئے جائیں گے۔ کفر، فحش کبر و غرور، شرم و نیام کے واقعات سنائے جاتے۔ جنہیں ذکر کرتے ہوئے بھی انسان شرماتا ہے۔ مگر مرزا قادیانی اور اس کی ذریت کو کبھی ان پر غور کرنے کا موقع نہیں ملتا ہے۔ وہ ذرا آئینہ قادیانیت میں اپنا چہرہ ملاحظہ فرمائیں تو ان پر حقیقت واضح ہو کہ وہ کیا ہیں۔ مرزا قادیانی کیا تھا۔ خود لکھتا ہے کہ چونکہ میں جس کا نام غلام احمد اور باپ کا نام غلام مرتضیٰ، قادیان ضلع گورداسپور پنجاب کا رہنے والا فرقہ کا پیشوا ہوں جو پنجاب کے اکثر مقامات میں پایا جاتا ہے اور سبز ہندوستان کے اکثر اضلاع حیدرآباد، بمبئی، مدراس اور ملک اور شام اور بخارا میں بھی میری جماعت کے لوگ موجود ہیں لہذا قرعہ مصالحت سمجھتا ہوں کہ یہ مختصر سالہ اس غرض سے لکھوں کہ اس محسن گورنمنٹ کے اعلیٰ افسر میرے حالات اور میری جماعت کے خیالات سے اقلیت پیدا کریں۔ یہ مولف تادم عزت ملکہ مظہرہ قیصرہ ہند دام اقبالہ کا واسطہ ڈال کر غرمت گورنمنٹ عالیہ انگلش کے اعلیٰ افسروں اور معزز حکام کے بادب گذارش کرتا ہوں کہ

براہ کرم غریب پروری اور کرم گسری اس رسالہ کو اول سے آخر تک پڑھا جائے یا سن لیا جائے۔ آگے لکھتا ہے کہ میں تاج عزت عالی جناب حضرت مکرّم مملکۃ معظمہ قیصر ہند دامت اقبال کا واسطہ دیتا ہوں کہ اس رسالہ کو ہمارے حکام عالی مرتبہ توجہ اول سے آخر تک پڑھیں۔

اپنی پیدائش کے بارے میں کشف الغطاء از تصنیف مرزا قادیانی - میں لکھا ہے کہ میری پیدائش ۱۲۳۵ھ یا ۱۲۳۶ھ مسکھوں کے آخری وقت میں ہوئی۔ کتاب البریہ ص ۱۳۲ تا ۱۳۳ میں تفصیل ملنا چاہیے (خود فلان کے بارے میں لکھا ہے کہ میرے والد مرزا غلام مرتضیٰ صاحب دربار گو رزی میں کرسی نشین بھی تھے اور سرکار انگریزی کے ایسے خیر خواہ اور دل کے بہادر تھے کہ منہ ۱۲۵۵ھ میں بچپن گھوڑے اپنی گھر سے خرید کر اور بچاں جوان جنگجو بہم پہنچا کر اپنی حیثیت سے زیادہ اس گورنمنٹ عالیہ کی مدد کی تھی۔ (تحفہ قیصر ص ۱۷۱ از غلام قادیانی)۔

اپنے مرض کی حالت بیان کرتا ہے بحکم نور الدین، کو خط میں لکھا ہے جس قدر ضعف و مبالغہ کے عارضہ میں عاجز مبتلا ہے۔ مجھے یقین نہیں کہ آپ کو کیا ہی ہو۔ جب میں نے شادی کی تھی تو مدت تک مجھے یقین رہا کہ میں نامرد ہوں (المکتوب حکیم نور الدین کو ایک خط میں لکھا ہے المکتوب جلد ۱۵ احمدیہ ص ۱۳) وہ دوائیں جس میں مردارید داخل ہیں جو کسی قدر آپ دے گئے تھے۔ اس کے استعمال سے بفضل تعالیٰ مجھ کو فائدہ ہوا ر قوت باہ کو ایک فائدہ یہ دوا پہنچائی ہے اور معویٰ معدہ اور کالہی سستی کو دور کرتی ہے اور کئی عوارض کو نافع ہے آپ ضرور استعمال کر کے مجھ کو اطلاع دیں مجھ کو تو یہ بہت موافق آگئی۔

مرزا غلام قادیانی کے دعوے

— اور —

بدکلامی و لہجہ تراشیوں کی جھلکیاں

مرزا غلام قادیانی کون تھا اور کس قماش کا اس کا مزاج تھا اس کی ذہنیت اور اس کی طبیعت میں اور فطرت میں کیا کیا باتیں پوشیدہ تھیں جو اس کو ان چیزوں پر مجبور کرتی تھیں کہ وہ لوگوں میں ان کا اظہار کمرے مندرجہ ذیل تفسیر میں اس کی عکاسی کرتی ہیں جو اس کی کتابوں سے علماء کرام نے مسلمانوں کے سامنے پیش کی ہیں۔ ان واقعات اور حالات کے بعد بھی اگر کوئی قادیانی یا لاہوریوں کا شکار ہوتا ہے تو اس کو جان لینا چاہیے کہ وہ خدا کے غضب اور عذاب میں مبتلا ہے۔

دعوے

۱۔ میں مسیح موعود ہوں اور وہی ہوں جن کا نام سرور اتنیار نے نبی اللہ رکھا ہے۔

(نزول المسیح ۱/۸)

۲۔ اس واسطے کہ ملحوظ رکھ کر اور اس میں ہو کر اور اسی نام محمد اور احمد

میں رسول بھی ہوں اور نبی بھی (ایک غلطی کا ازالہ ۲۷ مباحثہ راولپنڈی)۔
 ۳۔ اس امت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی برکت سے
 ہزار ہا اولیاء ہوئے ہیں۔ اور ایک وہ بھی ہیں جو امی بھی ہے اور نبی
 بھی۔ (حقیقتہ الوحی ۲۸)

۴۔ صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا ہے

(تم حقیقتہ الوحی ۱۵ مباحثہ)

۵۔ سچا خدا ہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔

(دافع البلاء صفحہ ۱۷)

۶۔ حق یہ ہے کہ خدا کی وہ پاک وحی جو میرے اوپر نازل ہوتی ہے اس
 میں ایسے لفظ رسول مُرسَل اور نبی کے موجود ہیں نہ کہ ایک دفعہ بلکہ
 ہزار دفعہ۔ (برامین احمدیہ ۳۹۸)

۷۔ میں رسول اور نبی ہوں یعنی باعتبار ظہور کمال کے میں وہ آئینہ
 ہوں جس میں محمدی شکل اور محمدی نبوت کا کامل انعکاس ہے۔

(نزدل المسیح ۳۷ حاشیہ مباحثہ راولپنڈی)

۸۔ پس باوجود اس شخص (مسح موعود) کے دعوائے نبوت کے جس کا نام
 فطری طور پر محمد و احمد رکھا گیا ہے پھر بھی سیدنا محمد خاتم النبیین ہی وہ ہاں

(ایک غلطی کا ازالہ ۲۷ مباحثہ راولپنڈی)

۹۔ میں کوئی نیابانی نہیں مجھ سے پہلے سیکڑوں نبی آچکے ہیں۔ (الحکم اپریل ۱۹۵۷ء)

۱۰۔ خدا کا کہنے یہ کہ اکیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنے والا اس درجہ کو پہنچا کہ ایک پہلو سے وہ اٹتی ہے اور ایک پہلو سے نہی۔

(حقیقۃ الوحی حاشیہ از مباحثہ راولپنڈی)

۱۱۔ میرے نزدیک بنی اس کو کہتے ہیں جس پر خدا کا کلام یقینی و قطعی بحکمت نازل ہو جو طیب پرشتل ہو خدا نے میرا نام بنی رکھا مگر بغیر شریعت (تجلیات) لہیہ ۳۶ از مباحثہ راولپنڈی)

۱۲۔ میں آدم ہوں شیت ہوں نوح ہوں میں ابراہیم ہوں میں اسحاق ہوں

میں اسماعیل ہوں میں یعقوب ہوں میں یوسف ہوں میں موسیٰ ہوں

میں داؤد ہوں میں عیسیٰ ہوں اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کا

مظہر اتم ہوں یوں ظلی طور پر میں محمد اور احمد ہوں۔

(حاشیہ حقیقیۃ الوحی ۲۷ نزول المیسع ۱۴ از ختم نبوت ۵)

۱۳۔ ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو اس سے بہتر غلام احمد ہے۔

واقعہ البلا صغیر۲ از ختم نبوت یہ تمام حوالے مفتی اعظم پاکستان

مولانا حضرت مفتی محمد شفیع صاحب کی کتاب ختم نبوت سے ماخوذ ہیں۔

شائع کردہ ادارہ المعارف کراچی ۱۴ پاکستان۔

۱۴۔ محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں — اور آگے سے ہیں بڑھک اپنی شان میں

محمد دیکھتے ہوں جس نے اکمل — غلام احمد کو دیکھتے قادیان میں

(از تاضی ظہیر الدین اسماعیل قادیاوی منقول از اخبار پیغام صلح ۳۷ امارت ۳۷)

اب ملاحظہ فرمائیں اپنے نہ ماننے والے مسلمانوں کو گالیال اور اتنی تکفیر

۱۵۔ جو شخص تیری پیروی نہیں کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہیں ہوگا اور تیرا مخالف رہے گا وہ خدا اور رسول کی مخالفت کرنے والا جہنمی ہے۔

(الہام مرزا غلام احمد قادیانی تبلیغ رسالت جلد ۹ صفحہ ۶۴)

۱۲۔ کل مسلمانوں نے مجھے قبول کر لیا ہے اور میری دعوت کی تصدیق کر لی ہے۔

۱۷۔ جو شخص میرا مخالف ہے وہ عیسائی ہے یہودی ہے مشرک ہے (تذکرہ صفحہ ۲۲۷)

۱۸۔ بلاشبہ ہمارے دشمن بیابالوں کے خستہ درہو گئے ہیں اور ان کی عورتیں کیتوں سے بھی بڑھ گئی ہے۔

(در ثمین صفحہ ۲۹۲)

۱۹۔ جو شخص ہماری فتح کا فائل نہ ہوگا تو صاف سمجھا جائے گا کہ اس کو

و لد الحرام بننے کا شوق ہے ۔

(انوار الاسلام صفحہ ۲۰)

۲۰۔ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۲ از خاتمہ بحث صفحہ ۲۶)

۳۱۔ کافر کہنے والا منکر ہوگا اور جو شخص اس دعوے سے منکر ہے وہ بہر حال کافر ٹھہر گیا ۔

(براہین احمدیہ حصہ ۲ء طبع دوم صفحہ ۶۴ خاتمہ بحث ۲۶)

مرزا قادیانی کی لن ترانیاں اور بد زبانی

۲۲۔ اس خدا کی تعریف جس نے مسیح ابن مریم بنایا

(اربعین ۳۲، ۳۳)

۲۳۔ حضرت مریم ہونے کا دعویٰ ۔ پہلے خدا نے میرا نام مریم رکھا اور اس کے بعد یہ کیا کہ اس مریم میں خدا کی طرف سے روح پھونکی گئی ہے اور پھر روح پھونکنے کے بعد مریم مرتبہ عیسوی مرتبہ کا طرف منتقل ہو گیا اور اس طرح مریم سے عیسیٰ پیدا ہو کر ابن مریم کہلایا

(حاشیہ براہین احمدیہ ۲۹۶ کشت لزج ۴۷/۴۸ حاشیہ حقیقۃ الوحی ۷۴)

کرشن اور آریوں کا بادشاہ ہونیکا دعویٰ

۲۴۔ آریہ لوگ کرشن کے ظہور کا ان دنوں میں انتہا کرتے ہیں وہ کرشن میں ہوں اور یہ دعویٰ صرف میری طرف سے نہیں بلکہ خدا نے بار بار میرے پر ظاہر کیا ہے کہ جو کرشن آخری زمانہ میں ظاہر ہونے والا تھا وہ تو ہی ہے اور آریوں کا بادشاہ (حقیقۃً الٰہی ۱۵۵)۔

۲۵۔ حجرِ اسود ہونے کا دعویٰ اور بیت اللہ ہونے کا دعویٰ الہامیۃ الہامیہ ہے کہ۔ یکے پائے من میں بلوسیدہ و من می گنتم کہ حجرِ اسود سنم۔

(حاشیہ اربعین صفحہ ۴۴ اور ۱۵۱)

۲۶۔ بیت اللہ ہونے کا دعویٰ۔ خدا نے اپنے الہامات میں میرا نام بیت اللہ بھی رکھا ہے حاشیہ اربعین ۱۵/۲۱ حوالہ بات مذکورہ حاشیہ براہین احمدیہ حصہ ۱ ۲۹۶ کشتی لوح صفحہ ۲۵ پر موجود ہے۔

(حوالہ بات ماخوذ ختم نبوت از مفتی محمد شفیع صاحب)

(مکتوبات احمدیہ جلد نمبر ۵ - خط نمبر ۴ - از یعقوب عرفانی قادیانی)

صدرزاقا دیانے کے فوت :- لاہور میں ایک ماہ شدید بیماریاں ہونے کے بعد
اچانک دست و پائی کی وجہ سے ہلاک ہوئے۔ اس دن ۱۹ ستمبر ۱۹۰۸ء کو ۳۶ سالہ دس
بچے صبح کا وقت - (حوالہ شمیمہ اخبار الحکیم ۲۸ مئی ۱۹۰۸ء)

تخمی ڈائجسٹ قادیانیت نمبر ۴۱۹ جولائی ۱۹۰۸ء مکہ و مدینہ کی برابری کیلئے خلیفہ محمود
یہ شعر ملاحظہ ہو! از منصب قلات

۱۔ زمین قادیان اب محترم ہے جو مخلق سے ارض حرم ہے
اپنے قبرستان کو بہشتی مقبرہ قرار دیا گیا۔ کشتی رنگ میں وہ مقبرہ مجھے دکھایا
گیا جس کا نام خزانے بہشتی مقبرہ رکھا ہے اور پھر الہام ہوا کہ زمین کے تمام مقابلے
اس زمین کا مقابلہ نہیں کر سکتیں (سرزاقا دیانی کے مکاشفات ۵۹ از منظور الہی ہتومی
ڈائجسٹ ۱۹۰۴ء)

ایک اور جگہ لکھا ہے

خاک ارض کو تباہ ہے کہ گورنٹ برطانیہ کے سہلوگوں پر بڑے احسانات ہیں
سہیں دعا کرنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ اسے نیکوں سے محفوظ رکھے
(سیرت المہدی حصہ اول صفحہ ۶۱ - از بشیر قادیانی)
مرزا جی میں جیسا کہ کاغذ میں لکھا ہے اس کا بچہ ڈونا -

منشی الہی بخش کی نسبت یہ الہام ہوا کہ لوگ خون جیسا کہ میں دیکھنا چاہتے ہیں
یعنی ناپاکا اور پلیدی اور خباثت کی مثالیں ہیں اور خدا چاہتا ہے کہ جو اپنی متراثر
لکھیں جو تجھ پر ہیں دکھلا دے اور خون جیسا کہ تجھے کیونکر مشابہت ہو اور وہ

کہ کچھ میں پانی ہے پاک تغیرات نے اس خون کو خوبصورت لڑکا بنا دیا اور وہ لڑکا جو
خون سے بنا میرے ہاتھ سے پیدا ہوا (حاشیہ اربعین صفحہ ۸/۷) از ختم نبوت
(مفتی محمد شفیع صاحب مفتی اعظم پاکستان)

مرزا قادیانی کا ایک شعر ملاحظہ فرمائیں اور غور کریں۔ سہ
کمرہ خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انبیا کی عمار

(میرا حسین احمد بہ حقہ صفحہ ۵۷-۹۳)

مرزا خدا ہوئے کا دعویٰ میں نے ایک کشف میں دیکھا کہ میں خدا ہوں
یقین کیا وہی ہوں۔ تذکرہ صفحہ ۱۹۳ ایک اور دعویٰ میں نے (مرزا) پہلے
آسمان اور زمین کو اجمالی صورت میں پیدا کیا۔ تذکرہ ۱۹۳ سیدنا حضرت عیسیٰ
علیہ السلام کے بارے میں گستاخی آپ کے خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے
تین دادیاں اور تین نامیاں نہ ناکار۔ تمہیں جن کے خون سے اچکا وجود ظہور پذیر
ہوا۔ (حاشیہ ضمیمہ انجام اکھڑ صفحہ ۲۳) اور ایک جگہ لکھتا ہے کہ یہ یاد رہے
کہ آپ کو کسی قدر بھوٹ لوٹنے کی سات تھوڑے سہا کے ناپاک اور گستاخی جھلے
نقل کرتے ہوئے شرم آتی ہے کہ یہ کس قدر عجیب و غریب تھا جس نے خدا کے
برگزیدہ رسولوں اور انبیاء اور خاندان نبوت علی السلا علیہ وسلم کے مقابلے
میں اپنی بیویوں کو ام المؤمنین اور اپنے گمشدے کو صوبائی اور اپنی مسجد کو مسجد
اقصیٰ اور اپنے آپ کو رسول اور نبی کیلئے تباہ مسلمانوں کو عمر بھر گالیاں دیتا
ہوا اور بڑے بڑے دعوے کرتے ہوئے ہلاک ہوا۔

قادیانیوں کو دعوتِ اسلام

تمام قادیانیوں کو یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہیے کہ مسلم عوام اور علماء کرام کو ان سے کسی قسم کا بعض غنا یا دشمنی نہیں ہے۔ وہ تو صرف ان کی خیر خواہی کیلئے قرآن و سنت کی روشنی میں مرزا غلام قادیانی کے دجل، مکر و فریب اور انبیاء کرام پر الزام تراشی کو بد افتخار، اسلاف پر براعتنادی، بدکلامی اور اسلام کے خلاف اس کی تحریف و تاویلات کا جواب بڑے احسن طریقے سے دیتے رہے ہیں۔ اس کے علاوہ اس کے مجھوٹے دعوے متضاد باتیں اہل حق کا تمسخر اور اس کی لٹ ترانیوں اور اس کے پیدا کردہ فتنہ و فساد سے مسلم عوام کو آگاہ کرتے ہیں اور اس کی اصلاح کرتے رہے ہیں۔ کیوں کہ مسلم عوام اور علماء کرام نے کوئی زیادتی نہیں کی ہے بلکہ وہ اپنی دینی اور اخلاقی ذمہ داری پورا کرتے ہیں اس کے برعکس قادیانی گروہ ابھی تک اپنی حرکتوں سے باز نہیں آیا۔ وہ کسی قسم کی صحیح بات اور حقیقت کو تسلیم نہیں کرتا ہے۔ نہ تو قرآن و سنت کی واضح حقیقتوں کو تسلیم کرتا ہے۔ اور نہ ہی سرکاری عدالتوں اور قومی اسمبلی کے قانونی اور جمہوری فیصلوں کو تسلیم کرتا ہے۔ یہاں تک کہ دینی شرعی عدالت اور سپریم کورٹ کے فیصلوں کو بھی نہیں مانتا ہے۔ حالانکہ پوری دنیا کو معلوم ہے کہ اسلامی دنیا میں تمام مسلم ممالک نے انہیں غیر مسلم اور خارج از اسلام قرار دے دیا ہے۔ ایسے حالات میں انہیں ان مذکورہ فیصلوں کو تسلیم کر لینا چاہیے تھا۔ آپ کو مرزا غلام قادیانی کی کتابوں اور اس کے حالات کا

علم ہو گا۔ اور اس کے ذاتی مذہبی اور اخلاقی کمزورتی بھی معلوم ہوں گے۔ اب آپ
 اپنے ضمیر سے معلوم کریں گے آپ کس پوزیشن میں ہیں۔ آپ کو کیا کرنا ہے آپ اپنی
 ہر طرح حیثیت کیفیت کو بھی ملاحظہ فرمائیں۔ دوسری جانب سید المرسلین فاطمہ الزہراء حضرت
 محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس میں عصمت، عظمت اور جامعیت، محبت و
 شفقت، شفاعت و رحمت اور مقام ختم نبوت کو ملاحظہ فرمائیں یہاں کیا کمی ہے؟ اگر
 آپ ہی آنکھیں بند کر لیں تو اس کا کیا علاج۔ اب بھی وقت ہے کہ حق 'ہری' باطنی
 آنکھیں کھولیں صبح کا بھولا شام کو گھر واپس آ جائے تو اسے بھولا ہوا نہیں کہتے۔ اسلام کا رحمت
 برداشت کھلا ہو جائے۔ مرنے سے پہلے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن رحمت سے
 وابستہ ہو جائیں اور مسلمانوں کی اسلامی برادری میں شامل ہو جائیں۔ آپ کی تمام پریشانیوں
 اور بے چینیوں، ذلت اور رسوائی گمراہی کا واحد علاج یہی ہے۔ یہ کس قدر افسوس
 کی بات ہے کہ آج تمام دنیا کے لوگ تو خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن رحمت
 میں آنے کے لئے بے چین ہوں اور ایک بد نصیب گروہ کفر و ارتداد کے گٹھے میں گر رہا ہو
 یہ بڑی عبرت کا مقام ہے۔ آئیے خدا اور تعصب چھوڑ کر خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت
 پر صدق دل سے اور صحیح طرح ایمان لے آئیے اور اللہ تعالیٰ کے آخری اور پسندیدہ دینہ
 دین اسلام میں داخل ہو جائیے۔ آپ کو معلوم ہے کہ مسلم عوام اور علما نے کرام نے بڑے
 غلوں اور جہالتانی سے آپ کو اصل حقائق بتاتے رہے ہیں اور پوری غیر خواہی سے دعوت اسلام
 جیتے رہے ہیں۔ اُمید ہے کہ آپ ہماری صفحہ گذارشات کو شرف قبولیت سے نوازیں گے
 اور ہمارے ساتھ مکرانیت اسلام کی اہم خدمت کا فریضہ انجام دیں گے۔ آمین۔

آرڈی ٹینس نمبر ۲

مجریمہ ۱۹۸۲ء

قادیانی گروپ، لاہوری گروپ اور احمدیوں کو خلافِ اسلام سرگرمیوں سے روکنے کے لئے قانون میں ترمیم کرنے کا آئڈی ٹینس۔

چونکہ یہ قریبی مصلحت ہے کہ قادیانی گروپ، لاہوری گروپ اور احمدیوں کو خلافِ اسلام سرگرمیوں سے روکنے کے لئے قانون میں ترمیم کی جائے۔

اور چونکہ صدر کو اطمینان ہے کہ ایسے حالات موجود ہیں جن کی بنا پر نوی کا دعویٰ کرنا ضرور ہو گیا ہے۔

لہذا اب ۵ جولائی ۱۹۷۷ء کے اعلان کے بموجب آرڈیننس میں اسے مجاز کرنے والے تمام اختیارات استعمال کرتے ہوئے صدر نے حسبِ ذیل آرڈیننس وضع اور جاری کیا ہے۔

حصہ اول ابتدائیہ

مختصر عنوان اور آغازِ نفاذ

- ۱۔ یہ آرڈیننس قادیانی گروپ، لاہوری گروپ اور احمدیوں کی خلافِ اسلام سرگرمیاں (استناع و تعزیر)، آرڈیننس ۱۹۸۲ء کے نام موسوم ہوگا۔
- ۲۔ یہ فی الفور نافذ العمل ہوگا۔

۲۔ آرڈیننس عدالتوں کے احکام اور فیصلوں پر غالب ہوگا۔

اس آرڈیننس کے احکام کسی عدالت کے کسی حکم یا فیصلے کے باوجود مؤثر نہ ہوں گے۔

حصہ دوم

مجموعہ تعزیرات پاکستان

(ایکٹ نمبر ۴۵ بابت ۱۸۶۰ء کی ترمیم)

۳۔ ایکٹ نمبر ۴۵ بابت ۱۸۶۰ء میں نئی دفعات

۲۹۸۔ ب اور ۲۹۸۔ ج کا اضافہ

مجموعہ تعزیرات پاکستان (ایکٹ نمبر ۴۵ بابت ۱۸۶۰ء میں باب ۱۵ میں دفعہ ۲۹۸ الف کے بعد ص ۲۹۸ میں نئی دفعات کا اضافہ کیا جائے گا۔ یعنی.....

۲۹۸۔ ب بعض مقدس شخصیات یا مقامات کے لئے

مخصوص القاب، اوصاف یا خطابات وغیرہ کا حائز استعمال

۱۔ تادیبانی گروپ یا لاہوری گروپ راجہ محمد کو "احمدی" یا کسی دوسرے نام سے موسوم کرتے ہیں، ان کا کوئی شخص جو الفاظ کے ذریعہ، خواہ زبانی ہوں یا تحریری

یا امری نقوش کے، نہ لیے۔

الف۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ یا صحابی کے علاوہ کسی شخص کو امیر المؤمنین، خلیفۃ المؤمنین، خلیفۃ المسلمین صحابی یا رضی اللہ عنہ کے طور پر منسوب کرے یا مخاطب کرے۔

ب۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی زوجہ مطہرہ کے علاوہ کسی ذات کو ام المؤمنین کے طور پر منسوب کرے یا مخاطب کرے۔

ج۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان (اہل بیت) کے کسی فرد کے علاوہ کسی شخص کو اہل بیت کے طور پر منسوب کرے یا مخاطب کرے۔

د۔ اپنی عبادت گاہ کو ”مسجد“ کے طور پر منسوب کرے یا موسوم کرے یا پکارے۔
تو اسے کسی ایک قسم کی منزلت قیادت امت کے لیے دی جائے گی جو تین سال تک ہو سکتی ہے اور دہرے کا بھی مستوجب ہوگا۔

۲۔ قادیانی گروپ یا لاہوری گروپ (جو خود کو احمدی یا کسی دوسرے نام سے موسوم کرتے ہیں) کا کوئی شخص جو الفاظ کے ذریعے غواہ تروانی ہوں یا تحریری یا لفظی نقوش کے ذریعے اپنے مذہب میں عبادت کے بے بائیسے طریقے یا عبادت گاہوں کے طور پر منسوب کرے یا اس طرح اعلان دے جس طرح مسلمان دیتے ہیں تو اسے کسی ایک قسم کی منزلت قیادت امت کے لیے دی جائے گی جو تین سال ہو سکتی ہے اور دہرے کا مستوجب بھی ہوگا۔

۲۹۸۔ قادیانی گروپ وغیرہ کا شخص جو خود کو مسلمان کہے

یا اپنے مذہب کی تبلیغ یا تشہیر کرے۔

قادیانی گروپ یا لاہوری گروپ (جو خود کو احمدی یا کسی دوسرے نام سے موسوم کرتے

ہیں، کا کوئی شخص جو بلا واسطہ یا بالواسطہ خود کو مسلمان ظاہر کرے یا اپنے مذہب کو اسلام کے طہر پر موسوم کرے یا منسوب کرے یا الفاظ کے ذریعے خواہ زبانی ہوں یا تحریری یا مرئی نقوش کے ذریعے اپنے مذہب کی تبلیغ یا تشہیر کرے یا دوسروں کو اپنا مذہب قبول کرنے کی دعوت دے یا کسی بھی طریقے سے مسلمانوں کے مذہبی احساسات کو مجروح کرے کسی ایک قسم کی سزائے قید اتنی مدت کے لئے دی جائیگی جو تین سال تک ہو سکتی ہے، اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہو گا۔

حصہ سوم

مجموعہ ضابطہ فوجداری ۱۸۹۸ء

(ایکٹ نمبر ۵ بابت ۱۸۹۸ء) کی ترمیم

۴۔ ایکٹ نمبر ۵ بابت ۱۸۹۸ء کی دفعہ ۹۹۔ الف کی ترمیم

مجموعہ ضابطہ فوجداری ۱۸۹۸ء (ایکٹ نمبر ۵ بابت ۱۸۹۸ء) میں جس کا حوالہ بعد ازیں

نذکرہ مجموعہ کے طور پر دیا گیا ہے دفعہ ۹۹ الف میں ذیل دفعہ ۱۱ میں

الف۔ الفاظ اور سکتہ یہ اس طبقہ کے " کے بعد الفاظ "ہند سے" تو میں، حریت اور سکتے " اس نوعیت کا کوئی مواد جس کا حوالہ مغربی پاکستان پولیس اور سیکیورٹیز آرڈیننس ۱۹۶۳ء کی دفعہ ۲ کی ذیل دفعہ ۱۱، کی شق (ی) میں دیا گیا ہے۔